REGISTERED L. No. 89.

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

جلد ۳۸ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہی۔ | ۲۸ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء | نمبر ۴

مُفید کتابیں! مُفید کتابیں!! مُفید کتابیں!!!

مسیحیوں اور مسیحی کارندوں کیواسطے

۱- مسیح کی تعلیم- قیمت اردو ۴ر جلد کپڑا ۸ر- رومن اردو ۱۲ر +
۲- حالات جاپان- قیمت ۳ر- کپڑا ۸ر +
۳- شریف بیبیاں- قیمت ۳ر- کپڑا ۶ر +
۴- گنجینہ اسلام- قیمت رومن اردو ۸ر +
۵- موازنہ مذاہب- قیمت رومن اردو ۸ر +
۶- سیر ہند- قیمت باتصویر- عصر
۷- عزت بے مثال- قیمت ۳ر- ۵ر- ۸ر +
۸- دولت لازوال- قیمت ۳ر- ۵ر- ۸ر +
۹- سمپر دائے- قیمت ۶ر- ۱۰ر +
۱۰- آپ کس درجے میں سفر کرتے ہیں- قیمت ۶ پائی +
۱۱- خاندانی فرائض- قیمت ۴ر- ۱۲ر +
۱۲- رسالہ اظہار الحق قیمت ۱ر +

اس میں چند نامی مسلمانوں کے فتوے جس میں ثابت ہو کہ اہل اسلام اور اہل عیسائی ایک ہی کوئے سے پانی بھر سکتے ہیں +

اہل ہنود کے لئے

۱- ستیارتھ پرکاش درپن- قیمت ۸ر +
۲- اصلاح اخلاق- قیمت ۵ر +
۳- اصلاح تمدن- قیمت ۵ر +
۴- مسیحی مذہب کی صداقت جو مسیح کی زندگی سے ظاہر ہوتی ہے- قیمت ۳ پائی +
۵- یسوع مسیح کون تھا- قیمت ۱ر +
۶- مسیح کی تعلیم- قیمت ۴ر- کپڑا ۸ر
۷- رامپال سنگھ- قیمت ۲ر- ۴ر +
۸- آوہ گون یا ابدی زندگی- قیمت ۲ر
۹- چندر لیلا- قیمت ۲ر +
۱۰- تلاش حق- قیمت ۳ر +
۱۱- رشیوں کا آبائی وطن- قیمت ۲ر +
۱۲- سمپر دائے- قیمت ۶ر +

پادری صاحبان نظر فرمائیے

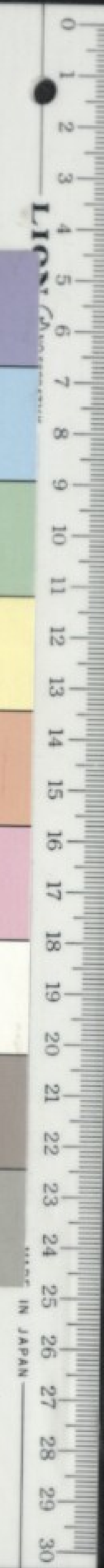
آپ سوال کرتے ہیں کہ مسلمانوں کو کونسی کتابیں دینا مناسب ہے؟

جواب

ہماری دانست میں ذیل کی کتابیں نہایت مفید ہونگی +

۱- اسلام میں مسیح- قیمت ½ ۱ر +
۲- خدائے اسلام- قیمت ۲ر +
۳- ینابیع القرآن- قیمت ۳ر +
۴- مسیح کی تعلیم- قیمت ۴ر کپڑا ۸ر +
۵- الکفارہ- قیمت ۶ پائی +
۶- دین اسلام- قیمت ۱ر +
۷- روس صاحب کے رسالے- ۲۰ عدد- قیمت فی عدد ۳ پائی +
۸- ینابیع الاسلام- قیمت ۸ر +
۹- کشف القرآن- قیمت ۶ر +
۱۰- اثمار شیریں- قیمت ۵ر +
۱۱- فوز العظیم- قیمت ۲ر +

یہہ کتابیں منیجر کرسچن بک سٹور لودیانہ سے بذریعہ وی پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں



نور افشاں

اخبار کی بہار

شہر لندن میں ہر سال ۱۰۸۰۰۰ اشخاص مختلف الزامات میں گرفتار کئے جاتے ہیں +

برٹش بیڑہ کا سالیانہ خرچ ۔۔۔۔ ۷۰۰۰ پونڈ ہوتا ہے +

دریائے ٹمس پر ۱۲ پل بنے ہوئے ہیں +

انگلستان غریبوں کے لئے ۔۔۔۔ ۴۰ پونڈ سالیانہ خرچ کرتا ہے اس رقم میں سے خاص لنڈن میں ۔۔۔۔ ۳۴ پونڈ خرچ کیا جاتا ہے +

یونائٹڈ کنگڈم میں گورنمنٹ کے آفیسروں کے مشاہرے پر ۔۔۔۔ ۲۳ پونڈ خرچ ہوتے ہیں +

مانورامابائی دختر پنڈت رمابائی مکتی کھیڈ گانوں علاقہ پونا سے لکھتی ہیں کہ "خدا نے ان کی والدہ کے کام پر بڑی برکت بخشی ہے اور معمول سے زیادہ ان کو اعلیٰ ذاتوں کی مستورات میں کام کرنے کے موقعہ ملے ہیں جن کو انہوں نے خدا کی محبت کے مظہر خداوند یسوع کی مبارک بشارت دی ہے۔ اور انہوں نے اکثروں کو پاک کلام کے نسخے دئے ہیں جن کو وہ غور سے پڑھتی ہیں۔ ناظرین سے استدعا ہے کہ اس کام کے لئے دعا کرو۔" سی۔ پی۔

بنگال کی طرح احاطہ بمبئی میں بھی ایک خاص عدالت مقرر کی گئی ہے۔ غالباً ناسک کی سازش کے ممبروں کا اسی عدالت میں مقدمہ کیا جاویگا۔ اس قانون کی رو سے ملزم وکیل نہیں کر سکتا نہ یہ ضروری ہے کہ وہ خود عدالت میں موجود ہو +

اُمید ہے کہ ہندوستان کے بجٹ میں امسال کمی نہیں رہیگی بلکہ کچھ بچت ہوگی۔ کیونکہ ریلوے اور افیوں کی آمدنی اُمید سے بڑھ کر ہے +

بھارت متر لکھتا ہے کہ کلکتہ میں یہ افواہ گرم ہے کہ ۴۴ ہندوستانی عنقریب جلاوطن کئے جاوینگے +

بقول مورننگ پوسٹ ریاست کشمیر میں بھی انارکسٹوں کی ایک سازش کا سراغ ملا ہے +

لاہور میونسپل کمیٹی نے میونسپل ابتدائی مدارس میں فیس معاف کرنے کا رزولیوشن ایک سال کے لئے منظور کیا۔ مگر لازمی تعلیم تجویز منظور نہ کی +

فوجی اسکولوں کی استانیاں چاہے کتخدا ہوں یا ناکتخدا جب رخصت لیکر برطانیہ میں جائینگی تو انہیں ڈیڑھ شلنگ روزانہ کے حساب سے الاؤنس ملیگا۔ معمولی مشاہرہ اسکے علاوہ ہے گورنمنٹ نے ان کا راشن بند کر دیا ہے +

امیر صاحب نے اپنی رعایا کے کئی سربرآوردہ آدمیوں کو بلا کر سخت تاکید کی ہے کہ بدامنی اور بےچینی رفع کیجائے۔ اور سڑکوں پر مسافروں کے جان و مال کی حفاظت کیجائے اگر اس سے غفلت برتی گئی تو وہ ذمہ وار سمجھے جائینگے

امیر صاحب نے ضروری اخراجات کا خزانہ عامرہ سے انتظام کرنیکا وعدہ کیا ہے +

سال نو کی خوشی میں اکیلے ہندوستان میں ۱۸۷ صاحبان کو ۲۰ قسم کے مختلف خطابات دیئے گئے +

امرتسر کی موہیال برہمن کانفرنس نے پاس کیا کہ برادری کی مستورات بھی مائل کی جائیں کہ جلسہ کانفرنس میں حصہ لیں +

سازش ناسک کے مقدمہ کے لئے ضابطہ فوجداری کا ترمیم شدہ قانون احاطہ بمبئی پر توسیع کیا گیا ہے +

لنڈن ۔ ۲ جنوری ۔ ریوٹر عدن سے تار دیتا ہے کہ سنا گیا ہے کہ ملاے شمالی لینڈ مقام الگ سے علاقہ حبش کی طرف چلا گیا ہے جہاں اس نے ابی سینیا کے جرنیل کو ایک ہزار مویشی پیشکش کئے ہیں +

رنگون کے سیٹھ احمد اللہ داؤد صاحب نے اُردو سائنٹفک ڈکشنری کے واسطے تین ہزار روپیہ چندہ دینے کا وعدہ کیا ہے +

۱۹۰۹ء کے نو مہینوں میں نمک کا خرچ ۲۴۹۹۰۰۰ من سے ۳۲۴۸۰۰۰ من رہ گیا ہے۔ آمد بارہ لاکھ سے زیادہ ہوئی ہے +

شمالی لینڈ میں بدامنی ملا دیوانہ کے تیس جاسوسوں نے ایک قبیلہ پر جو سرکار انگریزی کا خیرخواہ ہے حملہ کیا۔ بیس عورت مرد اور بچے مقتول ہوئے اور پانچسو اونٹ لوٹ کر بھاگ گئے +

بمبئی میں دو موتیں کالے بخار سے ہوگئی ہیں قیوفرش بڑھ گئی ہے

نور افشاں

لودیانہ - جمعہ - ۲۸ جنوری ۱۹۱۶ء

اخوت انسان

نمبر ۳

جب ہم گزشتہ زمانہ کی ملکوں کی تواریخ کا مطالعہ کرتے ہیں۔ تو ہم کو بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ اکثر قومیں اخوت انسان کے اعلے اصول سے بالکل بے خبر تھیں۔ یہانتک کہ بعض انسانیت کے درجے سے بھی گری ہوئی تھیں کہ آدم خوری کے بُرے اور نفرتی فعل کو بڑی خوشی سے اپنے وحشی پن سے عمل میں لاتی تھیں۔ بعض انسانی قربانی میں آدمیوں کو مثل جانوروں کے چڑھاوے میں دیوتوں کے آگے چڑھا دیا کرتی تھیں۔ بعض زندہ جل جانا اپنا فرض سمجھتی تھیں۔ اور ستی ہونے کا بڑا رواج جاری تھا۔ بعض بے شمار غلاموں کو مثل کیڑے مکوڑوں کے سمجھ کر صدہا ہزارہا کو تماشہ سمجھکر قتل کرواتی تھیں۔ جیسا کہ روم کے حالات سے معلوم ہوتا ہے کرسسس نے سپارٹا کی بغاوت کے بعد دس ہزار غلام ایکدم قتل کروائے۔ اگستس نے اپنے حکم کے توڑنے کی سزا میں تیس ہزار غلام جلادوں سے مروا ڈالے۔ ٹراجان نے دس ہزار غلاموں کو تماشہ گاہ میں لڑوا کر مار ڈالا اور اس سے زیادہ ۱۲۳ روز تک غلاموں کا قتل جاری رکھا۔ ہندوستان کے ذات پرست لوگ قدیم سے ادنے ذاتوں سے جانوروں سے زیادہ بُرا سلوک کرتے آئے ہیں۔ اہل اسلام نے کافروں کا فتوی لگا کر بے شمار لوگوں کو تہ تیغ کیا۔ یہ سب کام صاف ظاہر کر رہے ہیں کہ اکثر ممالک میں اخوت انسان کے عمدہ اصول سے لوگ واقف نہیں تھے۔ پر شکر ہو خدا کا کہ جس نے اپنا پاک کلام انجیل مقدس عنایت فرمایا جس نے بنی آدم کو محبت کا پیغام سُنایا اور بنی انسان کی غلطی اس خاص امر میں صاف اور برملا الفاظ میں ظاہر کر دی اور جتا دیا کہ کُل بنی آدم آپس میں بھائی ہیں اور ایک دوسرے کے عضو ہیں۔ اور جو ایسا نہیں سمجھتا بلکہ بھائی سے دشمنی رکھتا ہے وہ خونی ہے۔

اور یہ بھی نہایت افسوس کی بات ہے کہ اس دنیا میں تاج و تخت کے لئے اکثر کشت و خون ہوتے رہتے ہیں۔ اگر خدا کے کلام کی پیروی تمام لوگ کرتے تو ضرور ایسے تمام قسم کے جھگڑے اور فساد دور ہو جاتے اور صلح اور امن قایم ہوتا لیکن جبکہ گناہ کا زیادہ زور ہوتا ہے تو قوم قوم پر چڑھائی کرتی اور بے شمار انسان طرفین سے کھیت آتے ہیں۔ اور اخوت انسان کا عمدہ اصول توڑا جاتا ہے۔ غرضیکہ ایسے تمام کام کہ جن سے ابنائے جنس کو نقصان پہونچے۔ اور نقصان جان کا سبب ہوں اخوت انسان کے قاعدے کے برخلاف اور خدا کے حکم کے بھی برخلاف ہیں۔

ہم اس خبر کو بڑے رنج اور افسوس کیساتھ درج اخبار کرتے ہیں کہ بزرگ پادری جی۔ ایل ٹھاکرداس صاحب ساکن لاہور ۱۱ جنوری ۱۹۱۶ء کو اس عالم فانی سے کوچ کر کے عالم جاودانی کو راہی ہوئے۔ صاحب موصوف کو پنجاب اور ہندوستان میں مسیحی اور غیر مسیحی بہت لوگ جانتے ہیں۔ کیونکہ وہ ایک مشہور مصنف تھے۔ اُن کی تصنیف شدہ کتابیں اُن کی بڑی یادگار ہیں۔ جو اُن کا نام دیر تک مشہور رکھیں گی۔ اُمید ہے کہ کوئی صاحب اُن کی زندگی کا مفصل حال ضرور لکھیں گے۔ ہماری دعا ہے کہ خدا اُن کے پس ماندگان کو صبر اور تسلی عنایت فرماوے اس بزرگ کی موت سے مسیحی کلیسیا کو سچ مچ بڑا نقصان پہونچا ہے۔ پر خدا کے انتظام عجیب ہیں۔

اس ہفتہ بروز پیر مس لاک ہیڈ صاحبہ ساکن گلاسگو نے لودیانہ میں World's women's Temperance [illegible] سے تعلق رکھتی ہیں دو لکچرس انگریزی زبان میں دیئے۔ ایک لکچر میموریل ہال واقعہ مشن کمپونڈ میں دیا اور دوسرا لیکچر کوتوالی چیپل میں دیا۔ جن میں سامعین بڑی خوشی سے شریک ہوئے خاصکر چیپل میں ہندو اور مسلمان کثرت سے شامل ہوئے اور مس صاحبہ موصوف نے بڑے پرجوش الفاظ میں منشی اشیا کے نقصانات کا ذکر کیا اور کئی پہلوؤں کا ذکر کر کے جن میں سے خاص کر تین خاص تھے یعنے طبی خیال سے تجارتی خیال سے اور اخلاقی خیال سے نشے والی چیزوں کو نقصان دہ ثابت کیا اور اپنی تقریر کے آخر میں نجات ابدی کے لئے خداوند یسوع مسیح پر ایمان لا کر ہمیشہ کی زندگی حاصل کرنے پر زور دیا۔ اس جلسے کے کرسی نشیں ڈاکٹر ای۔ ایم ویری صاحب تھے اور پادری اے۔ بی گولڈ صاحب نے اپنی مختصر سی تقریر شراب کی عادت سے بچنے کے بارے میں سنائی۔ اُمید ہے کہ سامعین کو بہت فائدہ حاصل ہوا۔ کیونکہ اس قدر [illegible] نے خوشی سے اپنے نام درج کروائے کہ وہ ٹمپرنس کے حامی [illegible]

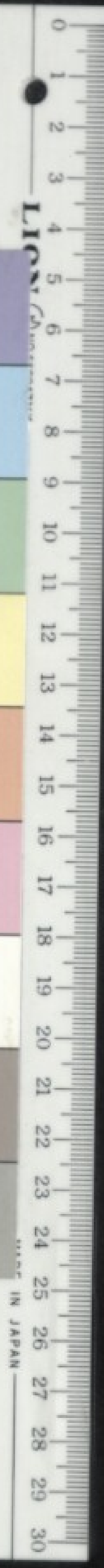
ریویو۔ ینابیع القرآن۔ اس نام کی ۸۰ صفحوں کی ایک چھوٹی سی کتاب سی۔ ایل۔ ایس سوسائٹی پنجاب برانچ لودیانہ نے فی الحال شایع کی ہے جسکے مصنف پادری ڈبلیو گولڈ سیک صاحب ہیں۔ اس کتاب میں اصلیت و ماہیت اسلام کی تحقیق کی گئی ہے اور بخوبی واضح طور سے دکھلایا گیا ہے کہ قرآن کس طرح مرتب ہوا اور اسکے مضامین کہاں کہاں سے بٹورے گئے ہیں۔ اس میں چار ابواب ہیں جن کے مضامین صاف روشنی ڈالتے ہیں کہ قرآن کا ماخذ کیا ہے جو ذیل میں [illegible]

باب اول۔ بدوی عقاید و رسوم کا قرآن میں اندراج۔

باب دویم۔ یہودی عقاید و رسوم کا قرآن میں اندراج۔

باب سویم۔ قرآن کے وہ حصے جو بروقت حاجت وضع کئے گئے

یہ رسالہ ہمارے مناد وں کے ہاتھوں میں ضرور ہونا چاہئے [illegible]



دینی سوال وجواب

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

قولہ۔ مغرور قریش کہاں چاہتے تھے۔ کہ کوئی اُن کا ہمسر ہو اس لئے انہوں نے مصمم ارادہ کر لیا تھا کہ مسلمانوں کو جو اُن کے ہمسر تھے بالکل کچل دیں۔ اور اس طرح جزیرہ نمائے عرب میں اپنی طاقت اور اثر کا سکہ بدستور رکھیں۔

اقول۔ جس حال میں کہ قریش کی طاقت کا سکہ پہلے جم ہوا تھا اور ان کا زور ملک پر تھا تو ان کا حق تھا کہ اپنے برخلاف ہر طرح کی مخالف طاقت کو زیر کرتے رہیں اور اپنے اوپر غالب نہ آنے دیں اب چونکہ اسلام کی طاقت بڑھنے لگی تھی تو وہ کب گوارہ کر سکتے تھے۔ اور یہ معاملہ ایک طرح سے محض ملکی تھا نہ کہ دینی۔

قولہ قریش کے وہم میں بھی یہ خیال کبھی نہیں گذرا کہ مسلمان ہم پر تعدی کرتے ہیں اور ہم مظلوم ہیں۔

اقول۔ جبکہ وہ برابر اسلام کا سامنا کرتے رہے مقابلہ کرتے رہے۔ اُن کے ساتھ نہایت خونریز لڑائیاں ہوئیں اور آخر کار اسلام کا بول بالا ہوا؟ جب کہ اُن کو شکست اور اسلام کو فتح ہوئی۔ تو محکوم حاکم اور حاکم محکوم نہیں ہو گئے؟ ظالم اور مظلوم کا قصہ خود تواریخ بتا دیتی ہے اور پڑھنے والے کو خود پتہ لگ جاتا ہے۔

قولہ۔ وہ اس جنگ کو سلسلے میں خیال کرتے تھے جس کا آغاز خود انہوں نے کیا تھا۔

اقول۔ اگر یہ قریشوں کی تواریخ سے نکالکر دکھلایا جاوے تو قابل تسلیم ہو سکتا ہے۔ ورنہ محض ایک خیال ہے سلسلہ جنگ تو اول اسلام کی طرف سے شروع ہوا۔ نہ کہ قریشوں کی طرف سے۔ وہ کیونکر یہ کہہ سکتے تھے جس حال میں کہ اسلام کی طاقت سے پیشتر ان کو غلبہ حاصل تھا۔

قولہ۔ مگر اب جبکہ یہ ایذا دہی قابل برداشت نہ رہی تو انہوں نے بھی ارشاد الٰہی کے ماتحت اپنے بچاؤ کے لئے ہتھیار اٹھائے

اقول۔ اسی ارشاد الٰہی کی تصدیق کی ضرورت ہے۔ خدا ایسا حکم دینی جبر کا اور ظلم کا دے نہیں سکتا۔ ہاں ملکی انتظام دیگر معاملہ ہے۔ اس میں اعتراض نہیں۔

قولہ۔ اس سے بڑھکر انصاف اور سچائی کا خون کیا ہو سکتا ہے کہ عیسائی معترض زیادتی کا الزام آنحضرت صلعم پر لگاتے ہیں۔ یہ لوگ قریش کے افعال کو جو تا دم آخر ان سے سرزد ہوتے رہے۔ بالکل نظر انداز کر دیتے ہیں آہ! ان کو ان خطرناک مظالم کا خیال تک نہیں آتا۔ جو مسلمانوں پر قریش کے ہاتھوں ٹوٹے اور جو آخر کار اس قدر ناقابل برداشت ہوئے کہ انکو مکہ سے بھاگنا اور ایک دوسرے شہر میں پناہ لینی پڑی

اقول۔ زبردستی کا بدلہ زبردستی اور ظلم کا بدلہ ظلم عوض معاوضہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی حال قریشوں اور اسلام کے نئے فرقے کا بھی ہوا اور عوض معاوضہ گلہ ندارد کے مشہور قول کا نہ ہو کر اب صرف قریش ہی کو ملزم ٹھہرانا کون انصاف ہے؟ دونوں پلڑے ہموزن ہیں پھر ایک کو دوسرے پر فوقیت کا کوئی سبب معلوم نہیں ہوتا

قولہ تاہم ہمارے عیسائی معترضین یہی کہے جائینگے کہ مسلمان ہی تھے۔ جن کی طرف سے جنگ کی ابتدائی تحریک ہوئی۔ لعنت اللہ علی الکاذبین۔

اقول۔ ہم کو بڑا افسوس آتا ہے کہ ایڈیٹر صاحب واقعات پر جو تمام معاملے کو صاف صاف ظاہر کرتے ہیں خاک ڈالکر راستگو لوگوں کو ناحق گالیاں دینے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ کیا اس سے کسی اسلامی صداقت کا ثبوت ہو جاتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

قولہ۔ اس پر بھی ہمارے عیسائی معترض مسلمانوں کو ہی زیادتی کا ملزم ٹھہراتے ہیں۔ اگر قریش اب اسلام کے دشمن نہیں رہے تھے تو انہوں نے کیوں ان مسلمانوں کو بند کر دیا۔ جن کو ہجرت سے روکنے کیلئے قید کر لیا تھا؟

اقول۔ جس قدر اسلام کا زور بڑھتا قریش دیکھتے تھے ان کو اپنا خوف پیدا ہوتا جاتا تھا اور وہ امن اور اپنا اختیار قائم رکھنے کے لئے نہیں چاہتے تھے کہ اسلامی فرقہ بڑھے اور زور پکڑے۔ اس میں وہ کیا حق بجانب نہیں تھے؟ جس حال میں کہ وہ قابض تھے۔ اُن کو گوارہ ہو سکتا تھا کہ اسلامی فرقہ کو جو وہ چاہے کرنے دیتے؟

قولہ۔ واضح ہوتا ہے کہ کفار قریش لوگوں کو صرف قبول اسلام سے ہی نہیں روکتے تھے بلکہ مسجد الحرام میں داخل ہونے سے بھی باز رکھتے تھے۔

اقول۔ یہ صرف اس لئے شاید وہ کرتے تھے کہ فرقے اسلامیہ کے ایک جگہ جمع ہو کر طاقت ور ہونے سے ڈرتے تھے اور ساتھ ہی طرفین میں ضد اور دشمنی تو جاری تھی جب ایک کا دوسرا مخالف بنا ہوا تھا۔ تو ایسا کرنا کیا نصیحت ہو سکتا ہے؟

قولہ۔ الغرض قریش نے جو رویہ مسلمانوں کی اختیار کیا ہوا تھا اُس میں کبھی تبدیلی نہ کی اور کوئی وقت ایسا نہیں آیا جبکہ یہ کہنے کا موقعہ ملے کہ ان کی حرکات میں تغیر پیدا ہو گیا تھا۔

اقول۔ اس کے جواب میں دوسری طرف دیکھنا ضروری ہے کہ آیا مسلمانوں نے بھی اپنا طریقہ کیا رکھا وہ بھی تو اُن کے برخلاف کا ڈنکا بجا دے کر ان کی مخالفت پر تُلے رہے پھر اُن کا دل کس طرح سے بدلتا۔ اگر مسلمانوں سے محبت کرتے اور نرمی سے پیش آتے تو وہ بھی اپنے طریق کو بدل ڈالتے۔ مجبوراً مقابلے کیساتھ انکو مقابلہ کرنا پڑا۔

باقی آئندہ

مراسلات

ارکان ستہ

(گذشتہ اشاعت سے آگے۔)

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ اِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَھُمُ الْعِلْمُ بَغْیًا بَیْنَھُمْ ط۔ اللہ کے نزدیک مقبول دین اسلام ہے اور جن لوگوں کو علم و کتاب دی گئی تھی۔ اُنہوں نے اختلاف نہیں کیا مگر بعد علم آنے کے آپس کی ضد کے باعث عمران آیت ۱۸ اور بقر آیت ۲۴۷ اور جاثیہ آیت ۱۶۔

ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰی وَاَخَاہُ ھٰرُوْنَ بِاٰیٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ یعنے اور پھر ہم نے موسےٰ اور اُس کے بھائی ہارون کو ساتھ آیات اور سلطان مبین کے بھیجا۔ المومنون آیت ۴۵۔

فَاِنْ کَذَّبُوْکَ فَقَدْ کُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِکَ جَآءُوْ بِالْبَیِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَالْکِتٰبِ الْمُنِیْرِ۔ عمران ۱۹۔ رکوع آیت ۱۸۳ و ۱۸۴ یعنے پس اگر وہ تجھے جھٹلائیں تو تجھ سے بیشتر کے انبیا بھی جھٹلائے گئے۔ جو روشن نشانیوں اور کتاب المنیر کے ساتھ آئے تھے۔

وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىۃَ وَالْاِنْجِیْلَ مِنْ قَبْلُ ھُدًی لِّلنَّاسِ عمران ۱ رکوع۔

قُلْ اَرَءَیْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ اَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَھُمْ شِرْکٌ فِی السَّمٰوٰتِ اِیْتُوْنِیْ بِکِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ ھٰذَآ اَوْ اَثٰرَۃٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ۔ تو ان سے پوچھ کہ مجھے بتلاؤ تو جس کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو۔ انہوں نے زمین کی کون سی چیز کو پیدا کیا؟ کیا آسمانوں میں اُن کا حصہ ہے؟ اس سے پہلے کی کتاب یا علمی سند پیش کرو۔ اگر تم سچے ہو۔ احقاف آیت ۴۔

اس کے سوا مصنف قرآن نے نہایت وضاحت سے بائبل شریف کو حضرت علی کا تمام سورہ میں امام قرار دیا ہے جیسا کہ لکھا ہے۔

اَفَمَنْ کَانَ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنْ رَّبِّہٖ وَیَتْلُوْہُ شَاھِدٌ مِّنْہُ وَمِنْ قَبْلِہٖ کِتٰبُ مُوْسٰٓی اِمَامًا وَّرَحْمَۃً اُولٰٓئِکَ یُؤْمِنُوْنَ بِہٖ وَمَنْ یَّکْفُرْ بِہٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ مَوْعِدُہٗ یعنے۔ پس جو شخص کہ اپنے رب کی طرف سے صاف علم پر ہے اور اُس کی طرف سے ایک شاہد اُسکو پڑھتا ہے اور اس سے قبل موسیٰ کی کتاب امام و رحمت موجود ہے۔ اور یہ لوگ اُس کو مانتے ہیں۔ اور گروہوں میں سے جو شخص انکار کرتا ہے پس آگ اُس کے وعدے کی جگہ ہے ہود آیت ۱۷۔

بت پرستان عرب کے الٰہی تصور کی تکذیب قرآن عربی نے علم۔ ہدایت۔ کتاب المنیر۔ اور سلطان المبین کی سند سے کر دکھائی ہے اور علم۔ ہدایت۔ کتاب المنیر سلطان المبین کا مفہوم کتاب من قبل ہذا۔ یعنے بائبل کو بنایا ہے جو امام و رحمت قرار دی گئی۔ پس اس سے صرف یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ مصنف قرآن نے قرآن عربی میں توحید الٰہی کی سند صرف بائبل شریف کو مانا ہے۔ اور صرف بائبل کی وحدت کو اصول مذہب بنایا ہے اور بائبل کی وحدت کو بائبل کے ثبوت پر درست مانکر باقی تمام اسناد و غلط اور وجہ اشتباہ سے خارج کر دیگئیں پس ناظرین غور فرمائیں کہ اس بیان سے کہاں تک ہمیں زور پہونچایا گیا ہے۔

صرف یہی نہیں کہ مصنف قرآن نے بت پرستان عرب کے اللہ کی تکذیب میں بائبل کی سند کا علم اُٹھا دیا تھا۔ بلکہ مصنف قرآن نے علمائے بائبل کو بھی جو بائبل کے معتقد تھے۔ اللہ کی وحدت میں بطور گواہ کے اور شاہد کے تسلیم کر رہا ہے۔ چنانچہ ذیل کی آیات میرے اس امر کا ثبوت ہیں۔ مثلاً شَھِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ۔ یعنے اللہ نے گواہی دی کہ سوائے اُس کے کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور جن کو علم دیا گیا۔ جو انصاف پر قائم ہیں۔ کہ کوئی معبود نہیں مگر وہ جو زبردست حکمت والا ہے۔ عمران آیت ۱۷۔

باقی آئندہ

ویدک شائستگی

اے بارش برسانیوالے اندر۔ تو اس ناری کو نیک بیٹے والی اور نیک نصیب کر۔ اس کے گربھ میں دس بیٹوں کو رکھ اور شوہر کو نے کر گیارہ اشخاص بنا (رچہ ۴۵) تو خسر پر حکومت کر۔ ساس کو بس کر۔ نند اور دیوروں پر ملکہ کی مانند بن (رچہ ۴۶)

آخر میں دلہا دلہن دونوں مل کے کہتے ہیں:۔ تمام دیوتے ہم دونوں کے دلوں کو ملا دیں۔ وایو۔ اور دھاتا اور واگ دیوی ہم دونوں کو ایک دوسرے کیساتھ ملا دیں (رچہ ۴۷)"۔

بیاہ کے ان منتروں سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ویدک زمانے کی شادی کی شادمانی میں سادگی آزادگی اور محبت بکثرت موجود تھی۔ جورو کا رتبہ گھر میں سب سے اوّل اور افضل تھا۔ یہاں تک کہ خسر ساس کو بھی اُس کے محکوم رہنا پڑتا تھا۔ اس سے یہ مطلب نہیں کہ وہ اپنے ساس سسر پر ظلم کرتی تھی۔ بلکہ یہ کہ اُن کے بڑھاپے میں وہ ان کی نگرانی کرتی تھی۔ اب ناظرین ذرا سوچ کہ یہ تھی بہو جو شوہر کے گھر میں آتے ہی گھر کی مالکہ کے تخت پر سرفراز کی جاتی تھی۔ اور سسر ساس۔ نند۔ دیور۔ غلام لونڈی سب پر حکمران ہوتی تھی۔ اور گھر کا سارا کام مع مویشیوں کا دیکھنا بھالنا اپنے ہاتھ میں لیتی تھی۔ کیا وہ زمانہ حال کی بہوؤں کی طرح۔ ان پڑھ۔ بے عقل

اور شیر خوار بچی ہوتی تھی؟ ہرگز نہیں۔ ضرور وہ تعلیم یافتہ تجربہ کار۔ شائستہ اور سلیقہ مند ہوتی تھی۔ اور اپنے شوہر کے گھر کو گھر بناتی تھی۔ (باقی آئندہ)

لوط کا انتخاب

المختصر آدمی رضا اور تسلیم۔ صبر و شکر کی عادت کے چھوڑنے اور کڑکڑاہٹ اور نا طمانیت کی عادت کے پالنے سے ہمیشہ رنجی اور گھایل رہتا ہے جوں جوں کڑکڑاہٹ کا فاسد مادہ بڑھتا جاتا خوشی اور شادمانی کا عنصر گھٹتا جاتا ہے حتیٰ کہ بعض آدمی خودکشی کی ہولناک بدی کے مرتکب بنتے ہیں

خوشی ظاہری چیزوں میں نہیں۔ دولت۔ ثروت۔ عزت حشمت۔ علم۔ لباس۔ مکان کوئی خارجی شے کیوں نہ ہو اُس میں خوشی ہے نہیں۔ اشیا خارجی میں خوشی کے حصول کی طمع فضول ہے۔ ان سبھوں کے مل جانے پر بھی خوشی کی کی آرزو کا زور دھیما نہیں ہوتا۔ بلکہ اور بھڑک اُٹھتا ہے۔ خوشی ایک حس باطنی ہے۔ خوشی اور غم حسیں ہیں تم غم کی حس کے در آنے کی مخالفت کی مشق کرو اور ہر کیفیت میں خوشی کی حس کو پالو۔ صاف لفظوں میں اگر بولیں تو یہ ہے کہ خوشی بدوں خدا کے وصال کے ناممکن ہے جب تک آدمی خدا کی قربت کی برکت پاتا۔ اسی قدر اس کی خوشی روز بروز زیادہ ہوتی جاتی ہے۔ جس دل میں خدا کیلئے جگہ نہیں ہوتی یا کم ہوتی وہاں دنیوی جاہ و حشم کا مرغ طمع اپنا آشیانہ بناتا ہے لیکن دنیا کی چیزیں خوشی کا مسکن ہی نہیں۔ وہ وہاں کیسے سلم خدا ذمت میں ہمیشہ خوش رہ سکتے ہیں۔ لوط میں کمی یہی تھی کہ وہ مادی خوشی کی تلاش کرتا اور اپنی موجودہ حالت پر صابر و شاکر نہ تھا اور ہم دکھا چکے کہ اس نادانی سے کیا انجام اُس کا ہوا۔ اگر آپ بھی ایسی نادانی کریں مہیب انجام کو اپنے لئے پیدا کرینگے۔ اپنی موجودہ حالت پر قانع اور خوش رہو۔ غم آلودہ حالتوں کے اثر پذیر مت بنو۔ خوشی کی وصف روح جانو۔ اور غیر مادی اشیا میں اُس کی پیاس کو بجھانے کی پیاس کے بجھانے پر مائل ہو۔

راقم یوحنا خاں از سہارنپور

حیرت انگیز ماجرا

عرصہ پانچ چھ روز کا ہوا کہ ایک حیرت انگیز ماجرا سننے میں آیا۔ موضع لگی جو تحصیل نکودر میں ہے یہاں کے لوگ کھیت میں کماد چھیلنے گئے ہوئے تھے۔ جبکہ کماد چھیل گنوں کے گٹھے سر پر اُٹھا بیلنے کی طرف آ رہے تھے۔ راستہ میں ایک کنواں جس پر رہٹ لگا ہوا تھا۔ گزرنا پڑتا تھا۔ آگے پیچھے پانچ شخص آ رہے تھے۔ اگلا شخص جبکہ کنوئیں پر سے گذرنے لگا۔ تو ایک دم رہٹ کی بیلن کے پاس گر کر تنگ دھس گیا۔ دوسرے شخص پیچھے کے پیچھے ہی یہ ماجرا دیکھ کر کھڑے ہو گئے۔ نیم غرق شدہ شور مچانے لگا۔ کہ مجھے بچاؤ مجھے بچاؤ۔ دیگر اشخاص نے فوراً اپنا دو چھا تار کر اُس کو رسا باندھ کر اوپر کھینچنے لگے۔ مگر جوں جوں اوپر کھینچتے تھے۔ تیوں تیوں وہ نیچے ہی نیچے جاتا تھا۔ آخرکار نیم غرق شدہ کہنے لگا کہ مجھے چھوڑ دو کہ ایسا معلوم ہوتا۔ کہ مجھکو کوئی نیچے کو کھینچتا ہے آخرکار لوگوں نے ہار کر اُس کو چھوڑ دیا۔ چھوڑنا ہی تھا۔ کہ وہ بالکل غرق ہو گیا۔ آخرکار پولیس کو اطلاع کی گئی۔ پولیس نے کھدوانا شروع کیا تین دن تک متواتر کھودتے رہے تیسرے دن شام کو اس کی لاش درخت کی جڑ میں جو کہ اس کنوئیں کے اوپر کھڑا تھا پھنسی ہوئی پائی۔ یہ غرق شدہ کنوئیں کی تہ تک پہونچ گیا تھا۔ مگر زیادہ حیرت میں ڈالنے والی بات یہ ہے کہ اور کچھ بھی غرق نہیں ہوا۔ سوائے اس آدمی کے کنواں بدستور اور آس پاس کی زمین بدستور صرف اتنی ہی جگہ جس میں شخص مذکور غرق ہوا۔ مجھے یہ ماجرا سنکر سے خداوند مسیح کا وہ کہنا یاد آیا۔ کہ اسوقت دو آدمی کھیت میں ہونگے ایک لے لیا جاویگا۔ اور دوسرا چھوڑ دیا جاویگا دو عورتیں چکی پیستی ہونگی ایک لے لی جائیگی دوسری چھوڑ دیجائیگی۔ پس جاگتے رہو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ کس دن تمہارا خداوند آویگا۔ متی ۲۴: ۴۰-۴۲۔

عجیب عجیب ماجرے دیکھنے اور سننے میں آتے خداوند اپنا رحم سب پر فرماوے۔ وہ دن جلد آوے کہ ایک ہی گلہ اور ایک گڈریا ہووے۔ آمین۔

ایم نبی بخش۔ از نکودر

مسیحی ایشیائی مذہب ہے

اس وقت دنیا کی آبادی پانچ براعظموں میں منقسم ہے ان میں سے براعظم یورپ ہی ایک ایسا قطعہ ارض ہے جو عموماً مسیحی براعظم ہے۔ باقی تمام طبقات الارض ہیں۔ اگر مسیحی دنیا لقراقی ہے تو وہ صرف یورپ ہی کی مسیحی عزت کا عملی نتیجہ ہے۔ مگر یہ یاد رکھنا چاہئے کہ مسیحی مذہب یورپین مذہب نہیں ہے۔ بلکہ ایشیا کا قدیم مذہب ہے۔ قدرت نے ابتدا ہی سے براعظم ایشیا کو وہ شرف بخشا ہے۔ جو کسی اور براعظم کو نصیب نہیں ہوا اگرچہ چند صدی ذرا پیچھے ہٹ کر دیکھیں تو ایشیا سب سے فضیلت لیجاتا ہے نہ صرف اس خیال سے کہ سب سے بڑی بڑی حکومتیں۔ مثل بابل فارس۔ دہلی وغیرہ اور تمام تواریخی بنیادیں ایشیا ہی سے شروع ہوتی ہیں۔ بلکہ اس لئے بھی کہ انسانوں کی روحانی اور اخلاقی زندگی کا عرفان اور مذہب کے روشن خیالات اور انکشاف ایشیا ہی میں ظاہر و آشکارا ہوئے۔

ایشیا ہی میں سب سے پہلے مذہب کے خیالات پیدا ہوئے اور خدا کی نسبت انسان کچھ غوض و فکر کرنے لگے۔ دنیا کی پہلی آبادی کا ایشیا ہی ٹھکانا ہے۔ ابوالبشر آدم ایشیا ہی کی خاک پاک کا پُتلا ہے۔ نوح۔ سام۔ حام۔ یافت دوسری آبادی کے بزرگ انسان

اس ہی قطعۂ ارض میں تشریف فرما گئے۔ ابراہیم۔ موسیٰ داؤد۔ سلیمان۔ یسوع مسیح۔ بدھ جی۔ مہاراجہ رامچندر نانک۔ محمد۔ اسی براعظم میں پیدا ہوئے۔ یہ وہ براعظم ہے جس میں آج ۱۹ سو برس سے زیادہ عرصہ ہوا کہ منجئ انسان اور شافعی گنہگاران مجسم ہو کر ملک کنعان کے ایک چھوٹے سے گاؤں بیت لحم میں تشریف آور ہوئے۔ وہ لوگ جو مسیحی مذہب کو مغربی مذہب مانتے ہیں سخت جہالت اور غلطی میں ڈوبے ہوئے ہیں مسیحیت ایشیا ہی کا مبارک اور پاک دین ہے۔ مسیح خداوند کے حواری ہمارے ہی ہم وطن اور ہم قوم تھے۔ پولوس مقدس اور برنباس وغیرہ سب سودیشی پرچارک تھے۔ ہاں جبکہ ہمارے ہموطنوں اور بزرگوں نے اپنی شرارت سے اس برکت کو جو انہیں کے لئے بخشی گئی قبول نہ کیا تب اوروں نے اس زندگی کے کلام کو قبول کر لیا اور الٰہی برکتوں کے وارث ہوئے سچ ہے وہ اپنوں پاس آیا اور اپنوں نے اُسے قبول نہ کیا آج وہ پیشینگوئی کہ خدا یافت کو پھیلاوے اور سم کے ڈیروں میں رہے پوری ہو رہی ہے پیدایش ۹: ۲۷ آیت

اے بھائیو یاد رکھو آپ جو مسیح کی مخالفت کو آمادہ ہو۔ مسیح تمہارے ہمارے اور سب ایشیا کے لئے نجات کا پیغام لایا ہے۔ مناسب تو یہ تھا کہ ہم تم جو نجات دہندہ کے زیادہ قرابتی اور رشتہ دار ہیں۔ اس کی خبر غیروں تک پہنچاتے۔ مگر اُلٹا یہ ہوا کہ غیروں نے ہم اور تم کو نجات کا پیغام سنایا اور سچ مچ اگلے پچھلے اور پچھلے اگلے ہو گئے۔

ذرا سوچو اور غور کرو اور جانو کہ ہم نے کتنی بھاری غلطی اور کوتاہی کی ہے۔ کہ گھر آئی مایا کھو دی۔ اور غیروں نے ہاتھ رنگے۔ پچھتاؤ اور غم کرو اور بلاچوں وچرا اس مسیح کو جو تمہارے لئے تمہارے ہی گھر میں پہلے آیا قبول کرو وہ کھوئے ہوؤں کو پھر بچانے چاہتا ہے۔ تم اس کو اپنا بنالو۔ وہ آگے ہی تمہارا مسیح ہے۔ اور تم مسیح کے ہو جاؤ۔ اپنے وہم اور قدما کی غلطیوں کی اب اصلاح کرو۔ وہ اس راہ سے بھٹک گئے۔ تم اب اپنے قدم سنبھالو۔ تمہارے باپ دادوں نے غلط راہوں پہ پاؤں رکھا۔ تم پھر صراط المستقیم پر آجاؤ۔ اور توریت اور انجیل جو ایشیا ہی کی قدیم الہامی کتابیں ہیں ہاتھ میں لو اور پڑھکر اپنے نجات دہندہ کی روشنی کو سورج کی طرح چمکتے دیکھو۔ یاد رکھو ہم سب جتنے اس ملک کے باشندے ہیں۔ خدا کے گھر سے دور ہو گئے اور غیروں نے ہم کو خدا کے گھر تک پہونچنے کی رہنمائی کی ہے۔

خدا کرے کہ آپ پر یہ بات جلدی ظاہر ہو جائے اور میری اس ناقص تحریر اور ادھوری سی نصیحت پر آپ بہت جلد کاربند ہو جائیں۔ کیونکہ یہ باتیں اپنے دعوٰی میں بالکل سچی ہیں اور آپ سب کے لئے بھلائی پیدا کرتی ہیں کیونکہ تعصب اور جہالت ہی دنیا کی خرابی کی موجب ہیں۔ تھوڑے دن ہوئے کہ ایک تعلیم یافتہ نوجوان مجھ سے دوچار ہوا پہلے وہ فرمانے لگا کہ آپ نے اپنا انگریزی نام کیوں نہیں رکھا۔ میں نے کہا کیوں؟ جواب ملا کہ آپ نے انگریزی مذہب کو قبول کر لیا۔ اور نام بھی انگریزی چاہیے تھا پہلے تو میں سخت حیران ہوا کہ تعلیم نے بھی اب تک لوگوں کے دلوں میں سے یہ وہم بطالت نہ اُتارا پھر سوچ گیا کہ ہائے تعصب بُری بلا ہے بھلا آپ کس بنا پر مسیحیت کو یورپین مت خیال کرتے اور مانتے ہو۔ جواب ملا کہ انگریزی راج سے پہلے اس ملک میں مسیحی نہ تھے۔ لیکن جب اس کو تواریخی واقعات اور اصلی باتوں کی بنیاد پر قائل کیا گیا کہ عیسائی دین کا گھر ایشیا ہی ہے۔ اور عیسائیوں کو انگریزی دین والا کہنا جہالت اور بے وقوفی ہے تو وہ مارا شرم کا زبان دبا کر چلا گیا۔ اس ایک کی بات تو کیا۔ دیہات میں تو سب لوگ مسیحیوں کو کہتے ہیں کہ تم انگریزوں کے دین میں ہو گئے ہو۔ یہ جہالت کی مرض عام لوگوں کو ہی نہیں لگی۔ بلکہ مُلّا قاضی پنڈت وغیرہ سب جہالت کے بستر پر پڑے پڑے ہیں ہماری دعا خدا سے یہ ہے کہ خدا کی بادشاہت جلد اس ملک میں پھیل جاوے اور جہالت دور ہو جاوے (آمین)

پادری بوٹا مل۔ رسول پور۔ چک نمبر ۸۲

چک نمبر ۳۱۷

اس چک میں دو گاؤں آباد ہیں۔ ایک مارٹن پور جو بزرگ پادری سموایل مارٹن صاحب ڈی۔ ڈی کے اسم گرامی سے موسوم ہے اس کا تعلق یونائیٹڈ پریسبیٹیرین مشن کے ساتھ ہے۔ یہاں کے پاسٹر پادری ملو چند صاحب بڑے لائق ہر دلعزیز اور تجربہ کار خادم الدین ہیں۔ اس گاؤں کے مسیحی آباد کاران نے اپنی کوشش اور کشادہ دلی سے روپیہ جمع کر کے وہ گرجا تعمیر کیا ہے جو نہ صرف بار کے بلکہ تمام پنجاب کے لئے نمونہ ہے۔ مشن نے ایک کوڑی تک امداد نہیں کی کُل خرچ واخراجات کی خود برداشت کی اور اب پاسٹر کو بھی معقول تنخواہ دیکر انجیل سنتے ہیں۔

دوسرا گاؤں ینگسن آباد ہے۔ یہ گاؤں بزرگ جناب پادری ینگسن صاحب مشنری سکاچ کے نام سے بولا جاتا ہے۔ یہاں کے پاسٹر پادری ایس۔ ایس مارک صاحب ہیں نام پر نہ بھولنا ہمارے پنجابی بھائی ہیں۔ یہاں کا گرجا بننا شروع ہو گیا ہے۔ خدا ہمت دیوے کہ آغاز و انجام یکساں ہو۔ دو گاؤں میں ہم نمبردار ہیں اور تخمیناً پندرہ یا سولہ سو کے قریب اس چک میں مسیحی بستے ہیں۔ چند ایک مزارعہ ہیں۔ باقی ایک سو مربعہ جات ہیں سب مالک اراضیات ہیں۔

کاش کہ خدا سب مسیحیوں کو ایسی برکتیں بخشے۔ تا کہ وہ قوم بننے کا نام پائیں۔

نامہ نگار رسول پور۔ چک نمبر ۸۲

سچی قربانی

ایک سٹیمر شمالی امریکہ کی کسی جھیل کے چمکدار پانی کو چیرتا ہوا تیر کی طرح جا رہا ہے۔ پہیئہ چلانے والا آب شناس ایک قوی الجثہ اور سرد و گرم روزگار چشیدہ ملاح ہے۔ جس کی رنگت کو موسم گرما کی جھلسانے والی دھوپ اور سرما کے طوفانوں نے دھوبی کی طرح بنا دیا ہے۔ جھیل کے ایک سرے سے لیکر دوسرے تک وہ "ایماندار جان مینرڈو" کے نام سے مشہور ہے۔

ساحل ابھی دس میل کے فاصلہ پر۔ کپتان اپنی کوٹھری سے نکل کر اوپر آتا ہے اور کسی ملاح کو آواز دیکر چلا اٹھتا ہے "جہاز کے پیندے سے یہ کیسا دھواں اٹھ رہا ہے۔"

ملاح "جناب! یہ تو انجن کی کوٹھری سے نکل رہا ہے۔"

کپتان "نیچے جاکر دیکھو اور مجھے بتاؤ۔"

ملاح نہایت پھرتی سے نیچے جاتا ہے۔ اور اس سے بھی زیادہ تیزی کے ساتھ اوپر آتے ہی کہتا ہے "جناب! پیندے میں آگ لگ گئی ہے!" کپتان اتنا سنتے ہی نیچے اترا تو دیکھا کہ واقعی آگ لگ رہی ہے۔

رسیوں کے گٹھے پر کچھ چنگاریاں پڑ گئی تھیں۔ مگر کسی نے اس غلطی کو نہیں دیکھا۔ اب صرف اسباب ہی نہیں جل رہا تھا۔ بلکہ جہاز کے پہلو بھی سلگ رہے تھے۔ تمام ملاحوں اور مسافروں کو آواز دی گئی اور انہیں دو صفوں میں پیندے کے ہر دو پہلوؤں پر کھڑا کر دیا۔ ڈول بھر بھر کر قطار کو دیے جانے لگے۔ جو نہایت پھرتی سے آگ تک پہونچا دیتی تھی۔ اور خالی ہوکر اور دوسری قطار کے ہاتھوں سے نکلکر پھر بھرے جاتے تھے۔ اس لگاتار کوشش سے تھوڑی دیر کے لئے یہ معلوم ہوا کہ آگ کے شعلے مغلوب ہو گئے ہیں۔

کپتان نے چلا کر پوچھا "جہاز کا رخ کدھر ہے۔"

مینرڈو نے جواب دیا "جناب۔ جنوب بمغرب کے مغربی رخ!"

کپتان۔ "ذرا مغرب کے جنوبی رخ پر مائل رکھو ہمیں ضرور کہیں کنارے پر لگنا چاہیے۔"

اتفاق ایسا ہوا کہ ہوا کے جھونکوں نے شعلوں کو بھڑکا کر ان کا رخ پیچھے کی طرف پھیر دیا۔ اور وہ زیادہ تندی کیساتھ مسافروں کے نشستوں پر جھپٹنے لگے پیندہ اور نشستوں کی حد فاصل میں آگ لگ گئی۔ روشندانوں سے دھوئیں کے بادل نکلنے لگے۔ کپتان نے تمام عورتوں کو اوپر آجانے کا حکم دیا۔

انجنیر نے نہایت وجہ کی بھاپ دی۔ جھنڈا کھڑا کر دیا گیا اور بطور علامت اضطراب پھریرے کو سرنگوں کیا گیا۔ بادبانوں پر پانی ڈالا گیا تاکہ وہ ہوا کا مقابلہ کر سکیں۔ **جان مینرڈو** ابھی تک اپنے پہیئے ہی پر ڈٹا ہوا تھا۔ اگرچہ اس کو اور دوسرے مسافروں کو شعلوں اور دھوئیں نے بیچ میں حائل ہوکر جدا کر دیا تھا۔ گرمی شدید اور شدید ہوتی گئی۔ انجنیر کمرہ انجن سے بھاگ نکلا۔ مسافر جہاز کی کمانی پر ٹوٹ پڑے۔ ملاح عورتوں کی جان بچانے کے لئے تختے چیرنے لگے۔ دلیر مسافر اپنے کپڑے اتار کر زندگی کی لمبی جد و جہد کرنے کو تیار ہونے لگے۔

ساحل صاف طور پر نظر آنے لگا۔ پہیہ برابر اپنا کام کئے جاتے تھے۔ کنارہ ایک میل سے زیادہ فاصلہ پر نہ تھا امدادی کشتیاں روانہ ہونے لگیں۔ کپتان نے بہت زور سے آواز دی۔ "جان مینرڈو۔ جان مینرڈو!"

جان مینرڈو "حضور، حضور۔"

کپتان:۔ "کیا تم میں ایک پانچ منٹ کی اور تاب ہے؟"

جان مینرڈو "جناب میں کوشش کرونگا!"

اے شریف انسان ہزار تحسین! بے شک تو نے کوشش کی اور خوب کی! اب شعلے بالکل اس کے نزدیک پہونچ گئے تھے۔ دھوئیں سے اس کا دم گھٹنے لگا۔ بال جھلس گئے۔ اور گرمی کی شدت سے اس کا خون ابلنے لگا۔ جس قدر ہو سکا پیچھے دبکر اس نے پہیے کو بائیں ہاتھ سے تھامے رکھا۔ حتی کہ شعلوں سے اس کا چہرہ ابل کھانے لگا۔ اور رگیں جل جلکر ٹوٹ گئیں پھر اس نے اپنا دہنا ہاتھ بڑھایا اور بغیر کسی قسم کی شکایت یا فریاد کے یہی سختی اٹھائی۔

عورتیں اور بچے سب سے پہلے پھر ہر ایک آدمی اور "خدا ہمارا مددگار ہو" یہی الفاظ تھے جو اس نے اپنے کپتان کی زبان سے سنے۔ اس کے بعد کچھ اور نہیں سنا۔

اسباب کی کچھ تحقیق نہ ہو سکی کہ کس طرح اس کا دم نکلا اس کے ہمراہی یہ بتانے سے قاصر رہے کہ آیا دھوئیں سے اس کا دماغ منتشر ہو گیا اور آگے بڑھنے کی کوشش کے دوران میں سر کے بل گر آیا کہ وہ گھٹ کر شعلوں میں گر گیا۔ جونہی کہ جہاز بیٹھا کشتیاں اس کے اطراف پر موجود تھیں مسافر۔ ملاح اور کپتان ان میں کود پڑے یا تیر کر نکل گئے **بہادر جان مینرڈو** کے سوا سب آدمی بچ گئے۔ اور تمام مسافر خدا سے دوسرے درجہ پر اسی کے معترف احسان ہوئے۔

مرنا بھلا ہے اس کا جو اپنے لئے جیئے
جیتا ہی وہ جو مر چکا انسان کے لئے

(پیارے لال شاکر)

آگرہ میں عیسائیوں کا عظیم الشان جلسہ*

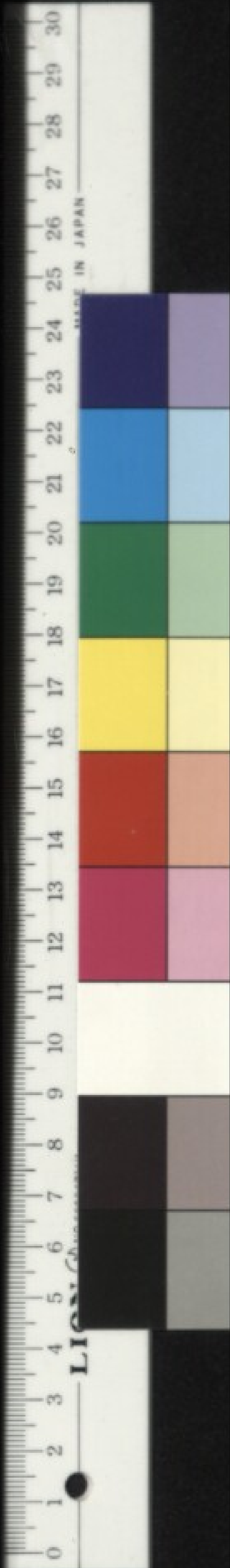
جس عیسائی جلسے کی تیاریاں بہت عرصہ سے ہو رہی تھیں اس کا اجلاس آگرہ میں مورخہ ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ اور ۲۳ نومبر کو بڑی دھوم دھام سے ختم ہو گیا۔ یہ جلسہ اس بڑی کنونشن کا تھا جو کہ قریب ۲۰ سال ہوئے امریکہ میں قائم ہوئی تھی اور جس کی غرض یہ تھی کہ دنیا میں عیسائی مذہب

* ایک ہندو کا لکھا ہوا مضمون آریہ گزٹ مطبوعہ ۹ دسمبر ۱۹۰۹ء سے نقل کیا گیا۔ ایڈیٹر۔

کی بھی سپرٹ کو پھر سے پھیلایا جاوے۔ اُس کے اس وقت قریب ۳۰ لاکھ کے رجسٹر شدہ ممبر ہیں۔ اور اس کی شاخیں دنیا کے قریب قریب ہر حصّہ میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اس موقعہ پر امریکہ جرمنی روس وگریس ڈنیوزیلینڈ۔ افریقہ۔ ناروے۔ چین وجاپان۔ برما اور ہندوستان کے ہر صوبہ اور ہر حصّہ سے عیسائی ڈیلیگیٹ آئے تھے۔ یہ جلسہ اپنے ڈھنگ کا نرالا تھا۔ ہر ملک۔ ہر رنگ اور ہر زبان کے پرتی ندھی ایک پلیٹ فارم سے بولتے ایک مسیح کی عبادت کرتے اور ایک ساتھ ہزاروں لوگوں کو انگریزی زبان میں گیت گاتے ہوئے دیکھا اس جلسہ میں رومن کیتھلک لوگوں کو چھوڑ کر قریب ہر عیسائی فرقہ کے لوگ شامل تھے۔ اور ایک دوسرے سے بڑی محبت سے ملتے تھے۔ اس موقعہ پر ایک نمائش بھی کھولی گئی تھی جس میں ہندوستانی عیسائیوں کی بنائی ہوئی چیزیں رکھی گئی تھیں اور جس کا مطلب یہ ظاہر کرنا بھی تھا کہ عیسائی لوگ سودیشی چیزوں کے بنانے میں حصّہ لیتے ہیں۔ تاکہ دوسرے لوگ یہ نہ سمجھیں کہ اُن کو سودیشی تحریک سے ہمدردی نہیں ہے ایک نئی بات یہ تھی کہ عیسائیوں نے ایک بیمہ کمپنی کھولی ہے جس کا کام عیسائیوں کی ہر طرح سے مدد کرنا ہوگا۔ ایک جگہ بائبلوں کا ڈھیر لگا تھا جس کو دیکھنے سے معلوم ہوا کہ وہ تین سو مختلف زبانوں میں ہیں۔ جلسہ حضور وائسرائے کے اُس بڑے شامیانہ میں ہوتا تھا۔ جس کے نیچے ۲ ہزار آدمی آسکتے ہیں۔ اس جلسہ میں رنگ روپ۔ امیر وغریب۔ انگریز اور ہندوستانی کا فرق نہیں تھا جلسہ کی کارروائی ٹھیک وقت پر شروع ہوجاتی تھی۔ ایک بڑا پلیٹ فارم بنایا گیا تھا جس پر لکچرار اور میر مجلس اور منتری کنونشن کے سوا اور کوئی نہیں بیٹھتا تھا۔ کارروائی شروع ہوجانے پر ایسی خاموشی چھا جاتی تھی جو آج تک کسی ہندوستانی جلسے میں دیکھنے میں نہیں آئی۔ جس وقت پرارتھنا اور بھگتی کے بھجن گائے جاتے تھے تو ہر ایک شخص بڑی شردھا سے سنتا تھا۔ اور ان تین چار ہزار مرد اور عورتوں کے گانے سے جو ایک صدا نکلتی تھی۔ اُس کا خاص اثر ہوتا تھا۔ پہلے

روز چین۔ جاپان۔ کناڈا۔ آسٹریلیا۔ جرمنی۔ انگلستان وغیرہ دور دراز ملکوں سے آئے ہوئے پرتی ندھیوں نے اپنی اپنی خوشی کا اظہار کیا اور ہر جگہ عیسائی دھرم کے پھیلنے میں جو جو کامیابی ہوتی ہے۔ اور آئیندہ کے لئے اُمید ہے اُس کی مختصر خوشی سنائی اور ظاہر کی کہ ان کو اس بات کی پوری اُمید ہے کہ ایک زمانہ آویگا جبکہ عیسائی مذہب دنیا کا دھرم ہوگا۔ چین کے پرتی ندھی نے بتلایا کہ سو سال پہلے چین میں ایک عیسائی بھی نہ تھا لیکن آج ایک لاکھ دس ہزار عیسائی موجود ہیں اور مغربی روشنی کے پہونچنے پر ہم کو بہت کامیابی ہوگی چین میں جو تبدیلی ہورہی ہے وہ اُمیدوں سے بھرپور ہے اس کے بعد وہ مضمون پڑھے گئے جس میں ایک دہلی کے مشہور پادری اینڈروز صاحب کا تھا۔ اُن کا مضمون تھا۔ مسیح کا پیغام ہندوستانی نوجوانوں کو۔ آپ نے ہندوستان کی موجودہ ہلچل کے ساتھ جو کہ مذہبی۔ اخلاقی۔ تجارتی۔ اور جماعتی دنیا میں ہورہی ہیں۔ اپنی ہمدردی کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ کچھ عرصہ سے تعلیم یافتہ ہندو جماعت میں یہ خیال بڑے زور سے پھیل گیا ہے کہ ہندو قوم کا مسیح کو قبول کرنا اپنی قومیت کا کھو دینا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ خیال صرف چند جوشیلے لوگوں کا ہی نہیں ہے۔ بلکہ اُن لوگوں کا بھی ہے۔ جو اپنے ملک کو پیار کرتے ہیں۔ اور اس کے لئے ہر طرح کی تکلیف برداشت کرنے کو تیار ہیں۔ جن کے معلومات غیر معمولی ہیں۔ اور جو سوچنے اور غور کرنے والے آدمی ہیں۔ پادری صاحب نے فرمایا کہ اُن کا خیال ایک خاص درجہ تک ٹھیک بھی ہے۔ کیونکہ ہندوستان میں جو عیسائیت آئی ہے وہ مشرقی لباس میں نہیں بلکہ مغربی لباس میں آئی ہے۔ مشرق کو مشرقی مسیح کی ضرورت ہے اور مشرقی لوگوں کے سامنے بڑے بڑے شاندار بنگلے اور گرجوں کی ضرورت نہیں ہے یہ لوگ سادگی پسند کرتے ہیں اور سیدھے انکو سادہ لباس اور سادہ مزاج اپدیشک ہی اپنی طرف کھینچ سکتے ہیں۔ اور اس کام کو کرنے کے لئے انھوں نے نوجوان عیسائیوں

سے اپیل کی اور دوسرے نوجوانوں سے کہا کہ تم اپنی ماتری بھومی سے پیار کرو لیکن مسیح کے واسطے۔ اس کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ اور لوگ کھانا کھانے کو روانہ ہوئے۔ وہ جگہ جہاں کھانیکا انتظام تھا۔ پانچسو آدمی ایک ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا سکتے تھے۔ یہ شامیانہ بھی حضور وائسرائے کا تھا۔ شام کو دوبارہ جلسہ شروع ہوا۔ اس وقت بھی کئی مضمون پڑھے گئے۔ ان میں ایک مضمون پادری ہیوم صاحب نے پڑھا۔ انہوں نے ہندوستانی چرچ بنانے پر بہت زور دیا اور کہا یورپ کا گانا بجانا عبادت کا طریقہ گرجوں کی بناوٹ ہندوستان کے لوگوں کو ہرگز اپیل نہیں کرسکتی انہوں نے کہا کہ مسیحی تعلیم کو پورے طور سے ہندو ہی سمجھ سکتے ہیں۔ ان لوگوں کا دماغ قدرت نے روحانی بنایا ہے مادہ پرست مغرب روحانی وغیرہ راز نہیں سمجھ سکتا اور کہا کہ بائبل کو ویدانت اور گیتا کے الفاظ میں سمجھانے کی ضرورت ہے۔ اور جب تک ایسا نہ ہوگا بائبل کا پرچار اونچی ذاتوں کے لوگوں میں مشکل ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ عیسائیوں کا سکولوں کالجوں ہسپتالوں کا بنانا اب تک صرف عیسائی بنانے کی غرض سے رہا ہے۔ اب اس خیال کو ترک کرنا چاہئے یہاں گیتا کے نشکام بھاؤ کی پیروی کرنی ہوگی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ گورو بھگتی اور شاستر بھگتی ہندو قوم کا خاصہ ہے اور جس وقت مسیح ایسا گورو اور بائبل جیسا شاستر ان کو ملیگا تو دنیا کی کوئی طاقت اُن کا مقابلہ نہ کرسکیگی۔ اُن کے بعد جناب لارڈ بشپ لاہور نے ایک لکچر نہایت فصاحت و بلاغت کیساتھ دیا۔ اُنہوں نے علیحدہ ہندوستانی چرچ کے خلاف اپنی رائے ظاہر کی اور کہا کہ مسیح دنیا کی تمام قوموں کو ایک کریگا اور دنیا کا ایک چرچ بنیگا۔ یہ قومی خیالات مسیحی خیال کے خلاف ہیں اور اس پر بڑا زور دیکر کہا کہ اگر ہندوستان ایک قوم بن سکتا ہے۔ تو صرف مسیحی جھنڈے کے نیچے۔ مگر ہندوستان کے لئے اور کوئی اُمید نہیں ہے۔ یہاں سینکڑوں مذہبی اور جماعتی فرقے



ہیں جو مختلف زبانوں کے بولنے والے ہیں۔ ان کی کوئی بات بھی ملاپ کی طرف نہیں جاتی دوسرے دن اتوار تھا اس لئے تمام دن معمولی کارروائی مثلاً سرمن نماز اور گیت وغیرہ ہوتے رہے تیسرے دن کی صبح کی کارروائی نہایت دلچسپ تھی۔ اس وقت شامیانہ کے نیچے مختلف حصوں کے آئے ہوئے پرتی تھی اور درشک الگ الگ جگہوں پر نظر آتے تھے۔ اُن میں ہر ایک نے میر مجلس کے پکارنے پر اپنی اپنی زبانوں میں گیت گائے۔ اور خوشی کا اظہار کیا۔

اس وقت قریب ۲۵ زبانوں کے بولنے والے موجود تھے جو نہ صرف ہندوستان کے رہنے والے ہیں۔ سب لوگوں نے اپنی اپنی زبان میں گایا اور بجایا۔ صرف برہما کے مختلف حصوں کے آئے ہوئے لوگ کم سے کم سات آٹھ زبانوں میں بولتے تھے۔ اس موقعہ پر چند وہ لوگ بھی تھے۔ جن کے بزرگ کچھ سال پہلے آدمی کا گوشت کھاتے تھے ان کو دیکھ کر خوشی کا اظہار بڑے جوش سے کیا گیا۔

بعد ایک مضمون پڑھا گیا جو کہ پادری للّل صاحب کا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ آریہ سماج ایک پولٹیکل جماعت ہے۔ اور مسیحی مذہب کے راستہ میں سب سے زیادہ رکاوٹ ڈالتی ہے۔ یہ لوگ ہم سے قدم قدم پر مقابلہ کرتے ہیں اور ان کی وجہ سے اب گاؤں میں بھی کام نہیں ہونے پاتا۔ آپ نے سودیشی تحریک کو پولیٹیکل تبلایا اور کہا کہ سودیشی تحریک کی کامیابی سے مسیحی مذہب کو بہت بڑا صدمہ پہونچیگا آریہ سماج مسیح کا ایک بڑا خطرناک دشمن ہے جس کے خلاف ہم سب کو تیار ہونا چاہئے۔ آپ نے مختلف فرقوں کے عیسائیوں کے جذبات کو اپیل کرتے ہوئے کہا کہ اب ہماری کشتی منجدھار میں ہے۔ اس کو سوائے مسیح کے اور کوئی پار نہیں لگا سکتا نہ ہمارے پاس طاقت ہے نہ دولت اور نہ کام کرنے والے اس کے علاوہ اور دوسرے مضامین بھی پڑھے گئے جنکے لکھنے کی کوئی خاص ضرورت نہیں ہے۔ آئندہ سال کے لئے ہندوستان میں ۲۵ سیکرٹری کام کرنے کیلئے مقرر کئے گئے ہیں اور خاصکر نیچ ذات کے لوگوں میں زیادہ کام کیا جاویگا۔ اس تمام جلسہ میں مسلمانوں کی بابت بہت کم ذکر تھا جس کے صاف معنے یہ ہیں کہ عیسائیوں کا کام زیادہ تر ہندوؤں کے درمیان ہی ہوگا۔

سید سخی سرور

نسب نامہ سخی سرور

سید احمد المعروف سخی سرور سلطان یہ شخص ملتان کے مشائخوں میں سے آدی پیر خان ولکھی خان ولکھ داتا کے نام سے مشہور ہے۔

سید احمد بن زین العابدین بن سید عمر بن سید عبد المطلب بن سید بہاؤ الدین بن غیاث الدین بن سید بہاؤ الدین۔ بن سید صلاح الدین بن سید زین العابدین بن سید عیسیٰ بن سید صالح بن سید عبد الغنی بن سید جلیل بن سید خیر الدین۔ بن سید۔ ضیاء الدین بن سید داؤد۔ بن سید عبد الجلیل رومی بن سید اسمٰعیل امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین علی بن سید الکونین حضرت امام حسین بن حضرت علی کرم اللہ علی

سخی سرور کا باپ زین العابدین عرب سے آیا۔ موضع کٹر سہ کوٹ۔ جو ملتان کے علاقہ میں ہے۔ وہاں سکونت اختیار کی اور اپنی شادی مسماۃ عائشہ جو پیرا مقدم وہیہ کی بیٹی تھی جو قوم کھوکھر سے تھا کی اور عائشہ کے پیٹ سے سید سخی سرور اور اس کا بھائی سید عبد الغنی جو سیف خان وہوڈوہ کے نام سے مشہور تھا پیدا ہوئے۔ کہتے ہیں کہ سخی سرور پیدا ہوتے ہی ولی تھا۔ اور پھر جوان ہو کر بغداد میں عبد القادر گیلانی کے پاس گیا۔ اور کچھ مدت تک شیخ شہاب الدین سہروردی (خاندان کا نام ہے) کے رہا اور واپسی کے وقت چشتی خاندان سے تعلق پیدا کیا اور وہاں سے خرقہ خلافت حاصل کیا بھیڑ بکری چرایا تھا۔ اور کاشتکاری کا کام کرتا تھا بغداد سے واپس آکر لاہور محمد اسحق سے علم حاصل کیا پھر لاہور سے سودھرہ میں جو وزیر آباد کے علاقہ میں ہے سکونت اختیار کی اور دریا کے کنارے چند سال عبادت کے لئے رہا اور سودھرہ میں نمبرداروں کے ذریعہ احمد بخار سے گھوڑی لگی خرید کر دھونکل میں آیا۔ پھر کر شہ میں آیا سید عبد الرزاق کی بیٹی سے شادی کی دو سال بعد ایک لڑکا بنام سراج الدین پیدا ہوا اور ملتان کے حاکم گنو خاں نے بھی اپنی لڑکی بی بی بائی کی شادی سخی سرور سے کر دی اور لوگ بہت مرید ہونے لگے اسواسطے اس کے خالہ زاد بھائیوں نے دشمنی کی۔ اُن کے خوف اپنے بھائی سید عبد الغنی اور اپنی عورت بی بی بائی اور اپنے لڑکے کو ملتان سے مغرب کو بھگیا۔ ۵۷۷ ہجری میں ادوھر ہی سخی سرور مارا گیا۔

ایم۔ نبی بخش مبشر۔ انجیل شریف نکودر۔

ہائے افسوس!!!

پنجاب کے معزز و مشہور مسیحی مولف و مصنف بزرگ پادری جی ایل ٹھاکر داس صاحب مورخہ ۲۱ جنوری سنہ ۱۹۱۰ء کو اس جہان فانی سے کوچ کر گئے۔ اور اپنی محنتوں سے چھوٹ گئے۔

دیسی مسیحی کلیسیا میں سے چیدہ اشخاص کی آناً فاناً اموات نے بڑی پریشانی پیدا کر دی ہے۔ خدا تعالےٰ اُن کا نعم البدل عطا فرماوے۔ ان کی چند روزہ بیماری نے صاحب مرحوم کو دوبارہ طاقت نہ آنے دی وہ پیشتر سے دوائی سے انکار کر چکے تھے۔ مرضی مولا پر شاکر رہے۔ تمام پنجاب و ہند میں یہ افسوسناک خبر سنی جائیگی۔ اب مناظرہ کا میدان کون لیویگا۔ خدا اپنے کام کے لئے چند کو نکالے۔ اے ناظرین اُنکے پس ماندگان اور انکی میم صاحبہ اور بچوں کے لئے دعا کریں کہ خدا انکو کثرت سے تسلی بخشے آمین۔ راقم انکا ایک شاگرد

نوٹ:۔ مفصل حالات پھر لکھے جائینگے۔

انتخاب الاخبارات

تانبے کی شہر پناہ

صحرائے افریقہ کا حال صحیح طور پر اب تک کسی کو نہیں معلوم ہوا۔ حالانکہ یورپی سیاح اپنا بہت قیمتی وقت وہاں کے انکشاف حالات میں صرف کرتے رہے ہیں۔ ٹیمس قاہرہ دسمبر کی ایک اشاعت میں لکھتا ہے کہ قاہرہ کا ایک عربی قافلہ صحرائے افریقہ سے اکتوبر میں گزر رہا تھا۔ سرکاری جنگی سے بچنے کے لئے قافلے نے کوشش کی کہ دوسری راہ سے نکلجائے۔ اس وجہ سے یہ بھٹک کر تین سو میل کے فاصلے پر راہ راست سے نکل گیا۔ ایک دن قافلے کے پاس بوند بھر پانی بھی نہیں تھا وہ رات بڑی بے قراری سے گذری صبح کو دس بجے کے قریب جب روانگی کا عزم کیا تو سامنے ایک چمکتی ہوئی چاردیواری نظر آئی ڈرتے ڈرتے یہ لوگ جب اس کے پاس گئے تو بالکل خالص تانبے کی دیوریں دیکھیں۔ یہ شہر پناہ کی دیواریں نکلیں جو ڈیڑھ میل لمبی اور ایک میل چوڑی تھیں۔ ۱۲۰ فٹ ان کی بلندی تھی۔ مگر جہاں ٹوٹ گئی ہے۔ اس کی بلندی ۵ فٹ سے کم نہ تھی۔ شہر پناہ سے داخل ہونے کے دروازے تھے جن کے برج پتھر کے ہیں۔ عربی قافلہ خوف کھاتا ہوا پھاٹک کے اندر داخل ہوا۔ شہر کو بالکل سنسان پایا۔ کھانے والے طیور بکثرت نظر آئے جنکا انہوں نے شکار کیا اور شیریں کنوں سے پانی بھر کر سیراب ہوئے۔ میوہ دار درخت بھی شہر کے اندر بہت کثرت سے تھے ایک شکستہ مسجد نظر آئی۔ جس پر عربی کتبہ تھا۔ صحیح پڑھا نہیں گیا۔ مگر اتنا پتہ چلا کہ خلیفہ مامون الرشید عباسی کے زمانے میں بنی تھی۔ مکانوں کے کھنڈروں کی انتہا نہیں۔ ایک ہفتہ تک یہ قافلہ وہاں مقیم رہا۔ یادگار کے طور پر بہت سا تانبہ وہاں سے اونٹوں پر لاد کر یہ قافلہ قاہرہ لایا ہے۔ قافلے نے یہ بیان قاہرہ کے گورنر کے سامنے کیا اور جتنا تانبا وہ لایا تھا۔ سرکاری خزانے میں داخل کیا گیا۔ آثار قدیمہ مصر کے ممبروں کی رائے کے موافق مسٹر واکو کرشن پچاس آدمیوں کے ساتھ صحرا کی طرف روانہ ہوگئے ہیں"۔ پائنیر نے یہ نوٹ ۱۲ جنوری کی اشاعت میں دیا ہے۔ جس کی صحت میں کلام نہیں امید رکھنا چاہئے کہ اس شہر سے بہت بڑی دولت مصر کو ملے گی۔ اس لئے کہ قدیم شہروں کی بربادی کچھ ایسی حالت میں ہوئی ہے کہ ان کی دولت باہر نہیں نکلنے پائی اور شہر برباد ہوگئے۔

(مشرق)

عجیب قسم کے کپڑے

آسٹریا میں ایک شخص نے شیشے کے کپڑے بنائے ہیں۔ جو ریشمی کپڑوں کی مانند چمکدار اور ملائم ہیں۔ شیشے کو کات کر یہ بنائے جاتے ہیں۔ جو دھونے اور بھگونے سے خراب نہیں ہوتے۔ پتھر کے کپڑے۔ روس میں ایک شخص نے ایک پتھر کے ریشوں سے جو سائبیریا کی کانوں سے نکلتا ہے۔ ایسے کپڑے بنائے ہیں۔ جو دیرپا اور ملائم ہیں۔ لوہے کے کپڑے۔ یورپ میں لوہے کے کپڑے بنائے جاتے ہیں۔ جو کار وغیرہ میں کام دیتے ہیں۔ وہ دیکھنے میں گھوڑے کے بال کے کپڑوں کی طرح ہوتے ہیں۔ لائم سٹون کو پیسکر اور اس میں کئی اور دوا ملا کر بھٹی میں ڈالا جاتا ہے اور پھر اسے دھو لکا جاتا ہے۔ جس سے وہ سفید اون کی شکل میں آجاتا ہے۔ اسے رنگ دیا جاتا ہے۔ اور پھر اس سے کپڑا بنایا جاتا ہے۔ جو نہ آگ سے جل سکتا ہے اور نہ خراب ہوتا ہے۔

(پیسہ اخبار)

چینی اصلاحیں

چین کے باشندے قدیم زمانہ سے سروں پر لمبی چوٹیاں رکھتے چلے آئے ہیں لیکن شہنشاہ چین نے اعلان جاری کیا ہے کہ آپ چین میں سوشیل اصلاح چاہتے ہیں اور آپ کا ارادہ ہے کہ سب سے پہلے اصلاح چینیوں کے سروں سے شروع ہو اور اہل چین یکدم اپنی اپنی چوٹیاں کٹوا کر یوروپین فیشن کے بال سروں پر رکھیں دوسری تبدیلی آپ چینیوں کے لباس میں دیکھنے کے خواہشمند ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ چین کے باشندے آبائی لباس کو خیرباد کہکر یوروپین لباس اختیار کریں اور یہ دونوں تبدیلیاں اگلے سال میں ہوجانی چاہئیں۔ قدرتی طور پر [illegible] چینی اس شاہی فرمان کی زور شور سے مخالفت پر آمادہ ہیں لیکن نوجوان [illegible] ان اصلاحوں پر بضد ہے۔ دیکھیں ان تبدیلیوں کے بعد بھی چین یوروپین اقوام کے برابر رتبہ حاصل کرتا ہے یا نہیں۔

(مسافر آگرہ)

سفید غلام

امریکہ کی گورنمنٹ کو شبہ تھا کہ امریکہ میں سفید غلاموں کی تجارت ہوتی ہے۔ اس پر گورنمنٹ نے ایک کمیشن تحقیقات کرنے کے لئے مقرر کیا۔ اب یہ کمیشن بعد تحقیقات اس نتیجہ پر پہونچا ہے کہ درحقیقت اور ممالک سے لاکر گوری رنگت والے آدمی امریکہ میں فروخت کئے جاتے ہیں اور کھلم کھلا بردہ فروشی ہوتی ہے۔ خصوصاً نوجوان لیڈیئیں زیادہ فروخت ہوتی ہیں۔ اور ان میں سے زیادہ فرانس جرمنی۔ جاپان و چین سے لائی جاتی ہیں۔ جو کمپنی زیادہ تر خرید و فروخت کرتی ہے۔ اس کا ہیڈکوارٹر شکاگو میں ہے کمپنی مذکور نے مختلف اقوام کی عورتوں کی مختلف شرح مقرر کی ہوئی ہے۔ مثلاً ایک فرانسیسی لیڈی ۴۰۰ روپیہ اور چینی ۶۰۰ روپیہ میں فروخت ہوتی ہے اور پھر اسے تاحیات بحیثیت غلام رہنا و کام کرنا پڑتا ہے۔

(مسافر آگرہ)

سخت قانون گورنمنٹ کا اعلان۔

یہ خبر افسوس کے ساتھ سنی جائیگی کہ جو وہ سخت قانون گزشتہ سال گورنمنٹ





نے محض بنگال سے نئے پولیٹکل جرائم کے انسداد کے لئے بنائے تھے۔ اب ۴ جنوری سے کل ہندوستان بھر کے لئے اعلان کر دیئے گئے ہیں۔ منجملہ ان دو۔ ایک قانون تو یہ ہے کہ جس سبھا۔ سوسائٹی یا سماج کو حضور گورنر جنرل بہادر مفویانہ و ملک کے امن عامہ میں خلل ڈالنے والا سمجھینگے بذریعہ ایک خاص اعلان ناجائز قرار دیکر بند کر دینگے۔ اور دوسرا یہ ہے کہ جو لوگ پولیٹکل جرائم کے مرتکب ہونگے اُن کا مقدمہ براہ راست ایک خاص عدالت کے سپرد ہوگا۔ جو ہائی کورٹ کے ججوں سے بنائی جائیگی اور جس کے فیصلے کا اپیل دراپیل نہ ہوا کریگا۔ بہرحال گورنمنٹ کے اس نئے اعلان سے ملک بھر میں خوف چھایا ہوا ہے کہ نہ معلوم یہ اعلان کس نئی مصائب کا پیش خیمہ ثابت ہو۔ (مسافر آگرہ)

فوج میں بغاوت پھیلانیکی کوشش

اخبار انگلشمین کلکتہ لکھتا ہے کہ ۱۰ نمبر جاٹ پلٹن مقیم علی پور (کلکتہ) کی وفاداری میں رخنہ ڈالنے کی کوشش کی گئی جس میں بہت کم کامیابی ہوئی۔ لیکن ۱۰ آدمی پلٹن مذکور کے گرفتار ہو کر جیل میں مقید کئے گئے ہیں اور فوجی حکام کو اُمید ہے کہ ان لوگوں سے بہت کچھ مزید حالات معلوم ہونگے۔ پلٹن بہت جلد کسی اور چھاؤنی کو تبدیل کی جائے گی ❊

اس ہفتہ کا سب سے بڑا واقعہ

اس ہفتے ہمارے وطن میں جو واقعہ اہم ترین ہوا ہے۔ وہ حسب ذیل ہے۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ ۱۹۰۸ء میں گورنمنٹ نے دو قانون پاس کئے تھے۔ ایک تو اخبارات کو فوراً بند کر دینے کے متعلق دفعہ طبیکہ وہ قتل کی تحریک کریں۔ اور دوسرا مفویانہ جلسوں کے انسداد کے متعلق۔ پہلا قانون تو سارے ملک پر حاوی تھا ہی۔ لیکن اب دوسرا قانون بھی گورنمنٹ ہند کے غیر معمولی اعلان کے رو سے سارے ملک یعنی مدراس۔ بمبئی۔ بنگال اضلاع متحدہ۔ اضلاع متوسط۔ برار اور پنجاب پر حاوی کیا گیا ہے۔ جس سے اب لفٹنٹ گورنر کو حق ہے کہ وہ جس وقت اور جس جگہ کوئی خرابی دیکھیں۔ اس قانون کو وہاں رائج کریں۔ اس سے جلسوں کے متعلق خاص بندش ہو جائے گی ۱۹۰۸ء میں گورنمنٹ نے ضابطہ فوجداری کی ترمیم کی تھی۔ اس کے رو سے پولیٹکل مقدمات سرسری طور پر کئے جا سکتے ہیں۔ اور گورنمنٹ کو اختیار ہوتا ہے کہ جس سبھا یا سوسائٹی کو خطرناک سمجھے اُسے بند کر دے اس قانون کا اطلاق پہلے صرف مشرقی بنگال پر ہوا تھا۔ لیکن اب اسے سارے ملک پر حاوی کر دیا گیا ہے ❊ (ہندوستان)

ایک ریاستی اخبار

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ ریاست جنیور کی طرح ریاست گوالیار نے بھی اپنے ہاں کئی اخباروں کا جس میں انگریزی۔ ہندی۔ مرہٹی۔ بنگالی۔ اُردو۔ ہندو سکھ۔ مسلمان۔ غرض ہر قسم کے اخبارات شامل ہیں۔ داخلہ اپنے ہاں بند کر دیا ہے۔ اب ریاست کی طرف سے اعلان ہوا ہے کہ خاص باشندگان ریاست کے لئے ایک اخبار ریاست کے زیر انتظام جاری ہوگا جس میں تجارتی اور پولیٹکل مضامین چھپا کریں گے۔ لیکن بھلا اس اخبار کو معاملات ملکی پر دلیری و صداقت سے نکتہ چینی کرنیکا حوصلہ کس طرح ہوگا۔ اور جب یہ نہیں تو اخبار کا وجود اور عدم وجود برابر ہے ❊

آریہ سماج اور ہندو

ہمعصر ہندوستان رقمطراز ہے۔ کہ خدا جانے سماجی بھائیوں کے دماغ میں کیا سمائی ہے جو بیچارے مگر مارتے ہیں۔ ہندو بے چارے ابھی سماجیوں کی بدولت بدنام ہو رہے ہیں۔ سرکار کو کیا خبر کہ ہندو آریہ سماجیوں سے جدا ہیں۔ جبکہ کسی سماجی کے سر پر کوئی سینگ نظر نہیں آتا ❊

تعلیم اور حفظ صحت کا باہمی تعلق

اہل یورپ کی تعلیمی کوششیں قابل داد ہیں۔ وہ تعلیمی ترقی کی ضرورت کے ہر پہلو کی تکمیل کو ملحوظ رکھتے ہیں تعلیم اور حفظ صحت کا جو باہمی تعلق ہے۔ اس سے کسی کو بھی انکار نہیں ہو سکتا مگر حفظ صحت کا لحاظ نہ رکھا جائے تو طلبا کی صحت پر بُرا اثر پڑنے کے باعث ایک حد تک تعلیمی ترقی ناقص رہتی ہے۔ اس ضرورت کو یورپ نے ایسا اہم سمجھا کہ ایک انجمن بنام انٹرنیشنل کانگریس آف اسکول ہائی جین قائم کی ہے۔ جس کا تیسرا اجلاس آئندہ موسم بہار میں فرانس میں منعقد کیا جاویگا۔ اس کانگریس کی کمیٹیاں مختلف ممالک یورپ میں قائم ہو چکی ہیں۔ اس کانگریس کے مقاصد یہ ہیں (۱) بچوں کو زمانہ تعلیم میں حفظ صحت کا پابند بنانا اور سکولوں اور بورڈنگ ہوسوں اور طلبا کی طرز معاشرت اور مطالعہ وغیرہ میں اصول حفظ صحت سے کام لینا سکھانا (۲) تعلیم کو حقیقی تعلیم بنانا یہ تو ظاہر ہے کہ ایسی انجمن سے اہل یورپ کو کس قدر نفع ہوتا ہوگا۔ لیکن برعکس ہندوستان میں نہ گورنمنٹ نے اور نہ خود اہل ملک نے ان دونوں ضروری باتوں پر اب تک کوئی توجہ دی ہے لیکن اب وقت آگیا ہے۔ کہ ان باتوں سے متعلق بھی حاکم و محکوم باہمی میل جول اور امداد سے کوئی عملی کارروائی کریں۔ (پیسہ اخبار)

بمبئی کے بشپ صاحب نے ایک اعلان نافذ کرکے درخواست کی ہے کہ انگلستان کے انتخاب کنندگان پر خدا کی برکت و حکمت نازل ہونے کی دعا کی جاوے۔

گلدستہ اخبار

جے پور میں ۵۴ اخبارات کا داخلہ حکماً بند کیا گیا ان میں ۹ رسالے یا اخبار پنجاب کے ہیں۔ گئی بند ہیں۔

ست سنگ نام ایک اخبار گوا میں نکلتا ہے ہندوستان میں اس کا داخلہ بھی قطعی بند کر دیا گیا ہے۔

لندن کی رپورٹ سے ظاہر ہے کہ ہندوستانیں فی الحال کل ۲۳ حضرات پولیٹیکل قیدی ہیں۔

تجارت اسلحہ کی آزادی سے اقوام افغانستان سرکش ہو رہی ہیں۔ مالیہ نہیں دیتیں امیر صاحب پریشان!

کلکتہ کے بیرسٹر مسٹر پی پالت سخت بیمار ہیں۔ دس لاکھ کی جائیداد قومی ٹکنیکل تعلیم کے لئے وصیت کی

لندن میں ایک عیار پکڑا گیا جعلی چک پیش کر کے بنک آف انگلینڈ سے ۲۵۰۰۰ روپیہ مار لیا ہے۔

لندن کی ایک عورت مسز بی میگ گرتھ نے ۱۰۹ ویں سالگرہ منائی۔ حضور شاہ قیصر نے بھی تحفہ مبارک بھیجا۔

یونان کے پایۂ تخت ایتھنز کے محلات شاہی میں آگ لگ گئی جبکہ خاندان کے لوگ کرسمس ٹری دیکھتے تھے برٹش و روسی فوج بحری کے جوانوں نے ہاتھوں ہاتھ زد کی اوپر کی منزل راکھ ہو گئی ہے۔

شہر لندن میں عام کرایہ پر ۴۰۰۰ موٹر کار چلتے ہیں اور دو ہزار کار مضافات میں بھی رجسٹر شدہ ہیں۔

جاپان کے علاقہ کوب سے افسوسناک خبر آئی کہ وہاں طاعون کی خوفناک وبا پھوٹ پڑی۔

ریاست کشمیر میں ٹٹوؤں اور گھوڑوں کی بہم رسانی کے متعلق عطائے تقاوی کا جو طریقہ جاری کیا گیا تھا وہ کامیاب رہا اور ساڑھے سات ہزار و پانچ ہزار کے عطایا سے ٹو بائی سوز ایہ جانور مہیا ہوئے۔

لوکل

بڑی خوش قسمتی کی بات ہے کہ شیخ اللہ رکھا صاحب جیسا خلیق اور خندہ پیشانی اور انصاف پسند اور اعلیٰ درجہ کا فنتی ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس ہم کو ملا ہوا ہے۔

پرسوں بوقت شام ایک گاڑی بے تحاشا بازار میں بھاگی چلی آتی تھی۔ خان صاحب محمد ظفر خاں صاحب ہمارے تحصیلدار پا پیادہ اس کے پیچھے بھاگے۔ اور گاڑی کو جا ہی پکڑا۔ اگرچہ چند قدم تک گاڑی کے ساتھ گھسٹتے گئے۔ مگر شیر دل بہادر نے گاڑی کو نہیں چھوڑا۔ اپنی جان کو خطرے میں ڈالکر اوروں کی جان بچانا آسان بات نہیں ہے

ماسٹر راؤ مہا کشن

ضرورت

۲ ۲

ایک معزز لیڈی جس نے بہت سالوں تک ہندوستان میں بطور زنانہ مشنری کے خدمت کی تھی۔ اور اب انگلینڈ میں ہے تھوڑی سی تنخواہ اور خوراک پر پھر اس ملک میں آکر خدمت اٹھانا چاہتی ہے اور وہ چاہتی ہے کہ خواہ انگریزی میں یا دیسی زبان میں کام ہو وہ بخوبی انجام دیسکتی ہے۔ وہ ہندی اور اردو بھی جانتی ہے۔ جس کسی کو اُن کی خدمت درکار ہو اور ان کی نسبت کچھ دریافت کرنا چاہیں۔ وہ مس فیلین معرفت ڈکرہ رڈوالہ آباد کو لکھیں۔

ضرورت

۴ ۴

ایک سرگرم محنت کش اور تجربہ کار بائبل ویمن کی ضرورت ہے جو شہر میں زنانہ کام اور نیز دیہات میں بشارت کا کام کر سکے پتہ ذیل پر درخواستیں معہ نقول اسناد کے فوراً بھیجنی چاہئے

المشتہر مس سٹر کلینیڈ سی۔ ای۔ زنڈ یشن بٹالہ ضلع گورداسپور

ضرورت

۲ ۲

تین ایسی عورتوں کی جو ہندی۔ اردو۔ حساب۔ جغرافیہ وغیرہ اپر پرائمری جماعتوں تک پڑھا سکتی ہوں۔ اور سلائی اور اُون کا کام بھی سکھلا سکتی ہوں ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت ۱۰؎ ۱۲؎ ۱۵؎ روپیہ تک دی جائیگی ہندی جاننا ضروری ہے۔ درخواست معہ نقول اسناد پتہ ذیل پر آنی چاہئیں۔

المشتہر پادری احمد شاہ۔ ایس پی جی۔ ہمیر پور۔ ممالک متحدہ

رسید زر

مسز آرجان۔ ۲۳ ماہ سنہ ۱۹۱۰ء ۱۰ر۔ سردار بوٹا سنگھ سنہ ۱۹۱۰ء ۸ر۔ مس جے جیکب سنہ ۱۹۱۰ء ۸ر۔ بابو تلسی رام سنہ ۱۹۱۰ء ۸ر۔ پادری بی ایل موت سنہ ۱۹۱۰ء ۸ر۔ مسٹر جی سموئیل سنہ ۱۹۱۰ء ۸ر۔ پادری پورن مل سنہ ۱۹۰۹ء ۸ر۔ مسٹر منتھو لعل واسطے بابو کیلب سنہ ۱۹۱۰ء ۸ر۔ پادری جے ایم۔ ڈوین سنہ ۱۹۱۰ء ۸ر۔ مسٹر جے۔ سی۔ مسیح سنہ ۱۹۱۰ء ۸ر۔ پادری موسنر اشتہار ۸ر۔ پادری میکسویل سنہ ۱۹۱۰ء ۸ر۔ پادری بی۔ پی۔ ڈبلیو۔ فریچ معہ کاپی سنہ ۱۹۱۰ء ۱۰ر۔ پادری ایچ۔ سی۔ ویلچی سنہ ۱۹۱۰ء ۸ر۔ پرنسپل سی ایم۔ اسکول دام سنہ ۱۹۱۰ء ۸ر۔ مسٹر ڈیوڈ کشن چند سنہ ۱۹۱۰ء ۸ر۔ مشن ہائی سکول درج سنہ ۱۹۱۰ء ۸ر۔ ڈاکٹر الیف۔ ڈی ٹامس سنہ ۱۹۱۰ء ۸ر۔ ڈاکٹر کے۔ سی چیٹرجی سنہ ۱۹۱۰ء ۸ر۔ پادری پی۔ سی اوبل سنہ ۱۹۱۰ء ۸ر۔ بابو حمید الدین سنہ ۱۹۱۰ء ۸ر۔ پادری کے منوحہ سنہ ۱۹۱۰ء ۸ر۔ ڈاکٹر اے۔ ایچ براؤن معہ کاپی سنہ ۱۹۱۰ء ۱۰ر۔ مسٹر پی بمتھ سنہ ۱۹۱۰ء ۸ر۔ ڈاکٹر کالو رام سنہ ۱۹۱۰ء ۸ر۔ مس کائیل واسطے جیو سنہ ۱۹۱۰ء ۸ر۔ مسٹری ہیمراج سنہ ۱۹۱۰ء ۸ر۔ مسٹر اے سالومن سنہ ۱۹۱۰ء ۸ر۔ پادری بی۔ ایس لوتھر سنہ ۱۹۱۰ء ۸ر۔ مسٹر جی ولسن سنہ ۱۹۱۰ء ۸ر۔ مس کے۔ ایم کا بے سنہ ۱۹۱۰ء ۸ر۔ مسٹر ودیار سنگھ سنہ ۱۹۱۰ء ۱۲ر۔ ہیڈ ماسٹر (لا ہے) دو کاپی سنہ ۱۹۱۰ء ۱۰ر۔ مسٹر پی۔ ایم لالاور س سنہ ۱۹۱۰ء ۸ر

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پاسکتے ہیں ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۶۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں۔ جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اسکا ممبر ہو سکتا ہے +

رپورٹ نئے پراسپکٹس اردو و انگریزی مینجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک　　ا؍
ہندوستان پنجاب　　"　　"　　عہ
غیر ملک سے　　"　　"　　للعہ

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی +

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۸؍	۱۲؍	ے
چوتھائی کالم	۱۲؍	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	معہ
پورا کالم	عہ	معہ	سہ
پورا صفحہ	سہ	مہ	للعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲؍ مابعد کے لئے ا؍ فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کیلئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی اپنی تحریر کے آپ ذمہ وار ہیں

رسالے اور کتابیں

بزبان اردو او پنجابی

جو صاحب خریدنا چاہتے ہیں فہرست ہم سے طلب کریں

جو مفت بھی جائیگی مشنریوں کیواسطے جو پانچ روپیہ یا اس سے زیادہ خریدیں انکو آٹھ روپیہ فی صدی ڈسکونٹ دیا جاویگا۔ اور جو مدرسوں کتب فروشوں کی معرفت بھیجنا چاہتے ہیں اُنکو ۲۵ روپیہ فی صدی ڈسکونٹ دیا جائیگا +

جو کتابیں خاص قیمت پر بھی جاتی ہیں اُنپر ڈسکونٹ نہیں دیا جاتا

گیت کی کتابیں

رومن اُردو بڑے حروف کے جلد کپڑا		عصہ
رومن اُردو معہ راگ	.. ..	۱۲؍
رومن اُردو کاغذی جلد	.. ..	۸؍
شبد و غزلیں	فارسی اُردو ..	۹ پائی
ایضاً	گورمکھی	۶ پائی
ایضاً	ہندی	۶ پائی

سی۔ بی۔ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

پُر فضا محل وقوع

مستند اُستادان

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہوسکتے ہیں۔

شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زدہ للعہ کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا +

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرد کونول وکیرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری۔ میز۔ کرسی۔ وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اوّل درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت رکشا للعہ سے ما صہ تک کرد کونول لعہ

مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

تپ دق کی اکسیر دوا

صاحبان یہ دوا پوڈر (سفوف) ہو کہ انگریزی و یونانی ادویہ کا مرکب ہے پرانے بخار و کھانسی کو جسکو ڈاکٹروں اور حکیموں نے تپ دق قرار دیا ہو ہمارے تجربہ میں ازحد فائدہ مند ثابت ہوئی ہے سینکڑوں دوائیوں کا تجربہ کیا۔ مگر اس سے زیادہ مفید کسی کو نہ پایا۔ جہاں آپنے انگریزی مکسچریں اور پٹینٹ ادویہ اسکاٹ املشن۔ پٹرولیم املشن۔ ٹیول گریالٹ سرپ۔ ماریل پلز گگ لائیڈس پلز وغیرہ۔ اور یونانی ادویہ۔ عرق شیر۔ قرص کافور۔ و طباشیر اور کشتہ ابرق و ہڑتال وغیرہ استعمال کرنے سے فائدہ نہ اٹھایا ہو۔ وہاں ہماری ایجاد کردہ دوا کو بھی استعمال کرکے تجربہ آزمائی فرمائیں خدا کے فضل سے فائدہ یقیناً ہوگا۔ اس دوا سے بھوکھ لگتی ہے اور جسم میں بہت طاقت پیدا ہوتی ہے مرض آہستہ آہستہ دور ہو جاتا ہے پندرہ روز کی دوا قیمت ایکروپیہ بارہ آنے دعہ؍ محصولڈاک بذمہ خریدار۔

ہیلتھ رسٹیورر پوڈر۔ یہ دوا مندرجہ ذیل امراض کو ازحد فائدہ مند ہے ہر ایک گھر میں موجود رہنی چاہئے تاکہ ڈاکٹر اور حکیم کی بہت کم ضرورت ہوگی۔ تاپ تلی۔ جلودھر۔ باؤگولہ بدہضمی پیٹ میں ہوا کا بھرنا کھٹی ڈکار۔ دودھ کا ہضم نہ ہونا۔ درد گردہ و کمر و شکم درد سر پرانہ۔ درد جوڑ ہر قسم۔ پرانے دست و پیچش۔ ہیضہ وغیرہ ۲ اونس کی شیشی قیمت ایکروپیہ چار آنہ

ٹانک پلز۔ یہ گولیاں انگریزی و یونانی نہایت ہی مقوی پُرتاثیر ادویہ سے تیار کی ہیں۔ ازحد طاقت پیدا کرتی ہیں ہر قسم کی کمزوری کو دور کرنے میں لاثانی ہیں قیمت ۶۰ گولیونکی دو روپیہ (عہ)

دوائی بواسیر۔ یہ دوا بواسیر خونی و بادی کو جڑ سے دور کرتی ہے دوبارہ نہیں ہوتی ہے قیمت ایکروپیہ آٹھ آنے دعہ؍

ملنے کا پتہ۔ ایچ منتھالیس (فزیشن) ہیڈ ویرائیٹر یونانی۔ میڈیکل ہال راولپنڈی شہر

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولائت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہو کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہی ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی ابتدائی موتیابند۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہو اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہی۔ اسلئے کم کم بھی ہر کہ خاص وعام اس سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہی مبلغ دو روپیہ میرے کا سفید سرمہ اعلی قسم فی تولہ ۲ روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ مصری تولہ ۴ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی وجعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے۔ المشتہر پروفیسر میاں سنگھ آہلووالیہ۔ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور+

[illegible] انعام [illegible] ۱۰ [illegible]

ان سے بڑھ کر اور معتبر شہادت کیا ہوسکتی ہے

۱ پروفیسر میاں سنگھ صاحب آپ کے سفید سرمہ سے ایک شخص جس کی آنکھ میں ناخنہ ہوگیا تھا بہت فائدہ ہوا یہ شخص چند ڈاکٹروں کا علاج کراکے مایوس ہو چکا تھا۔ برائے مہربانی ایک تولہ سفید سرمہ اعلی قسم بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیج دیجئے۔ راقم مہاراجہ ستروجیت پرتاب بہادر سہائے صاحب بہادر والئے ریاست تملکوہی گورکھپور+

۲ میں نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میاں سنگھ نے بنایا ہو آپ خود اور بہت سے بیماروں پر استعمال کرکے دیکھا ہو اور میں اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ یہ نادر ممیرے کا سرمہ نہایت مفید اور آنکھوں کی تمام بیماریوں کیواسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہو میں نے اپنے تجربے میں کوئی آجتک سرمہ اس سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھا گیا جن کی آنکھوں میں ذرا بھی کسی قسم کی شکایت ہو میں بڑے زور سے استعمال کرنیکی سفارش کرتا ہوں ہر طرح پر مفید اور فائدہ بخش ثابت ہوگا۔ پانی آنے دھند وخارش سرخی چشم کیواسطے تمام انگریزی ادویات سے زیادہ فائدہ بخش ثابت ہوا ہی اور سچ مچ آپ نے اسقدر سستے دام پر یہ سرمہ ایجاد کرکے ملک اور قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہو اسکا شکریہ الفاظ میں ہونا محال ہو ضروری کہ ملک کے تمام لوگ آپ کے ایسے سرمہ سے فیضیاب ہوکر فائدہ اٹھائیں اور ہر طرح کی آنکھ کی بیماریوں سے نجات حاصل کریں۔ راقم پنڈت گنگا رام صاحب اسسٹنٹ ڈاکٹر حضور نواب صاحب بہادر والئے ریاست بہاولپور+

۳ جناب سردار صاحب جو پیکٹ سرمہ ممیرہ بغرض تجربہ آپنے میرے پاس بھیجا تھا۔ اسکو میں نے اپنے چند مریضوں پر استعمال کیا بہت مفید پایا میری رائے میں آپکا ایجاد شدہ سرمہ ہر قسم کی سوزش چشم اور کمزوری نظر اور دھندے کے لئے نہایت ہی مفید ہی اسوقت میں نے انہی بیماریوں کے مریضوں پر استعمال کیا ہی اور آئندہ جن بیماریوں میں مفید پاؤ نگا انکی نسبت بعد کو لکھونگا۔ راقم ڈاکٹر چھمن پرشاد صاحب پروفیسر میڈیکل کالج آگرہ واڈیٹر میڈیکل جنرل آگرہ+

۴ جناب پروفیسر میاں سنگھ صاحب تسلیم میں نے آپ کے یہاں سے سفید ممیرے کا سرمہ منگواکر استعمال کیا حد درجہ کا فائدہ ہوا۔ بلکہ صحت کلی حاصل ہوگئی آپکا سرمہ جملہ امراض چشم کو مفید ہی بصارت کو طاقت بخشتا ہو تیسرے دن فائدہ معلوم ہو جاتا ہو واقعی یہ سرمہ اکسیر کا حکم رکھتا ہو اسلئے میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں۔ کہ اس سرمہ سے بڑھکر آنکھ کے لئے اور کوئی دوائی نہیں ہو۔ راقم۔ مہاراج کنور چھتر پال سنگھ صاحب بہادر والئے ریاست بھگوان اودھ+

۵ جناب من تسلیم چونکہ آپکا سرمہ بہت سے آنکھوں کے مریضوں پر استعمال کرنے سے مفید ثابت ہوا ہی اسواسطے اور ایک تولہ سفید ممیرے کے سرمہ کی ضرورت ہی۔ بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجکر مشکور فرمائیں۔ راقم ڈاکٹر ولی محمد

(پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی براور چھپا اور شایع ہوا)